Regd No P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
ممالک غیر سے
۵۰-۷ روپے
فی پرچہ
۱۳ نئے پیسے

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۸ || ۲۵ احسان ۱۳۳۸ ہش / ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۷۸ھ / ۲۵ جون ۱۹۵۹ء || نمبر ۲۶

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی البتہ جو مفصل ڈاکٹری رپورٹیں اخبار الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں ان کا خلاصہ اس پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔ بزرگ احباب اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور کام کرنیوالی لمبی عمر عطا فرمائے۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی لغرض علاج تاحال لاہور ہی میں قیام فرما ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ سے حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ مورخہ ۱۸ جون کو عیدالاضحیہ کی تقریب اسلامی شعار کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔

— بیرونی ممالک میں احمدیہ مشنز کے زیر اہتمام عید الاضحیہ کی مبارک تقریب منائی جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

قادیان ۲۳ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں صاحبزادہ صاحب موصوف چندروز کے لئے شملہ تشریف لے گئے ہیں۔

سونگھڑہ میں ساتویں آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس کا انعقاد

از مکرم مولوی فضل الرحمان صاحب قائمقام پراونشل امیر۔ اڑیسہ

سونگھڑہ ۵ جون۔ مورخہ ۲۴ و ۲۵ مئی کو سونگھڑہ میں ساتویں آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔ جس میں نہایت پُرامن ماحول میں خالص روحانی تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں نے کثیر تعداد میں شریک ہوکر اس کی رونق کو بڑھایا اور نیکی خوش معاملگی کی پُرمعارف تقاریر سن کر محظوظ ہوئے۔ احمدیہ جماعت کے پراونشل عہدیداران اور علاقائی مبلغین کے علاوہ مرکزی مبلغ جناب مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مقیم کلکتہ بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اصلاحی و تربیتی تقاریر خاص دلچسپی سے سُنی گئیں۔ کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

۲۴ مئی ۱۹۵۹ء کو آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس سونگھڑہ محلہ دہوا انساہی۔ ضلع کٹک میں صبح ساڑھے سات بجے زیر صدارت جناب مولوی سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر صوبہ اڑیسہ منعقد ہوئی

پہلا اجلاس

تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ نے حضرت امیر المومنین کی صحت کاملہ اور شفاء عاجلہ اور لمبی حیات کے واسطے دعا اور صدقہ کی تحریک کرکے اجتماعی دعا کی۔

نظم خوانی کے بعد استقبالیہ ایڈریس مقامی امیر مولوی سید بدرالدین صاحب نے پڑھ کر حاضرین جماعت کو اھلاً و سہلاً و مرحبا کہا۔ اس کے بعدہ پیغامات پڑھ کر سنائے گئے جو اس موقعہ کے لئے ہندوستان اور پاکستان سے موصول ہوئے تھے

افتتاحی تقریر

بعدہٗ مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری کانفرنس ایک مذہبی کانفرنس ہے اس کو سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ ہر انسان میں مذہب کی ایک جستجو پائی جاتی ہے۔ لیکن مذہب اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو عالمگیر مذہب کہلاتا ہے۔ اسے اختیار کرکے آدمی اپنے مقصد حیات پا سکتا ہے آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے قبل مذہب اسلام بھی کمزور ہوتا جارہا تھا اور عیسائیت ایک دنیا پر غلبہ پاتی جارہی تھی۔ پادریوں کو دیکھ کر مسلمان ان کے اعتراضات کے جواب کی تاب نہ لاکر دم بخود تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے حالات یکسر بدل گئے۔ آپ نے پادریوں کو ایسے دندان شکن جواب دیئے کہ آج تک احمدیوں کے مقابل پر آنے کی ہمت نہیں پاتے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ڈنکے کی چوٹ سے دنیا کو چیلنج دیا کہ آج اگر کوئی مذہب زندہ ہے تو وہ مذہب اسلام ہے اور اس کا ثبوت دینے کے لئے آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ آپ نے پادریوں سے اور دیگر مذاہب کے لیڈروں سے متعدد مباحثات اور مناظرے کئے جس کے نتیجہ میں پادری و دیگر اقوام کے لیڈران میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ وہ اسلام جو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے قبل گویا دم توڑ رہا تھا۔ آپ نے اس کو از سر نو زندہ کیا اور اس میں ایسی طاقت پیدا کر دی کہ کسی مذہب کے لیڈر کو دلائل کے میدان میں مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ مگر افسوس کہ قوم نے آپ کی قدر نہ پہچانی اور آپ کو افسوس کے ساتھ کہنا پڑا کہ

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے کہا:۔ دنیا میں امن و شانتی کو برقرار رکھنے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ تمام اقوام متحد ہوکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔ اور مذہب کی صحیح قدروں کو جو اسلام کے احکام اصولوں میں بیان ہوئی ہیں اُجاگر کریں۔ حضرت نانک

کے مطابق دنیا کو اسے تبدیل کرنا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اپنے مامور کے ذریعہ خبر دے رکھی ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا"۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قہری تجلی کے رنگ میں زور آور حملوں کے ظہور سے قبل اپنی اصلاح کرتے ہوئے اس کے دامن سے وابستہ ہو جائے۔ اور اپنی ابدی زندگی کے سامان فراہم کرے۔

خوش کن سالانہ رپورٹ

اس افتتاحی تقریر کے بعد مکرم پراونشل امیر صاحب نے گذشتہ سال یعنی ۵۸-۱۹۵۷ء کی کارگذاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ ۵۹-۱۹۵۸ء کے حسابات آمد و خرچ کانفرنس کے حسابات، تعلیم و تربیت و تبلیغ کے شعبہ میں مرکزی امداد کی تفصیل کے ساتھ پیش کئے اور تبلیغی گوشوارہ پیش کرتے ہوئے سال زیر رپورٹ میں ۲۸ اشخاص کے بیعت کرنے کا ذکر کیا۔ اسی طرح صوبائی لائبریری اور دارالتبلیغ کے قیام کا تذکرہ فرمایا۔

بعد ازاں مکرم مولوی خلیل الدین صاحب فاضل نے صداقت مسیح موعود پر تقریر کی۔ آخر جناب صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو واضح طور پر بیان کیا۔ دُعا کے بعد پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

بوقت ساڑھے تین بجے سہ پہر زیر صدارت مولوی نورالحق صاحب دوسرا اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم (باقی صفحہ پر)

علاقہ جموں و کشمیر کا تربیتی دورہ

احباب جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بھارت کے دوسرے صوبجات کی احمدیہ جماعتوں کی طرح علاقہ جموں و کشمیر کی جماعتوں کی علمی و روحانی ترقی اور اخلاقی و تربیتی اصلاح کے لئے اس ماہ جون ۱۹۵۹ء کے آخری ہفتہ میں تربیتی دورہ شروع ہو رہا ہے۔ مکرم جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان اور مکرم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس وفد میں شریک ہوں گے۔

سرینگر پہنچ کر تفصیلی پروگرام سے بعد مشورہ پراونشل امیر صاحبان جموں و کشمیر جماعتوں کو اطلاع کردی جائے گی۔ احباب کرام و عہدیداران جماعتہائے احمدیہ جموں و کشمیر سے اُمید ہے کہ وہ متعلقہ جماعتوں کے تربیتی اور اصلاحی امور میں اس وفد کی آمد سے پورا فائدہ اُٹھائیں گے۔

انتخاب عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ جموں و کشمیر

جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کے انتخابات عہدہ داران ابھی تاحال مکمل نہیں ہو سکے۔ اس لئے جملہ جماعتوں کے عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس وفد کے اپنی جماعت میں پہنچنے پر انتخاب کروا کر ممنون فرماویں۔ مدانتخابی فہرستیں جلد مرکز میں ارسال فرمادیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

قادیان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

قادیان ۲۲ جون - مورخہ ۱۷ جون مطابق ۱۰ ذی الحجہ قادیان میں مسنون طریق پر عید الاضحیہ کی دوگانہ نماز پڑھی گئی - اور بعدہٗ قربانی کے جانور ذبح کئے گئے - اس دفعہ عید کا خطبہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ نے دیا - جس میں عید اور قربانی کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو اسلام و احمدیت کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیوں کے لئے تیار رہنے اور سنت ابراہیمی کو تازہ رکھنے کی تلقین کی۔ درویشان قادیان کو خصوصیت سے خطاب کرتے ہوئے سلسلہ کے لئے ان کی غیر معمولی قربانی کو سراہتے ہوئے اُنہیں مبارکباد پیش کی۔ اور قادیان میں مقیم ہر مرد اور بچے کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے نمونہ پر عمل پیرا ہونے اور ہر عورت کو اپنے اندر ہاجرہ علیہا السلام جیسے پختہ ایمان اور توکل پیدا کرنے کی تاکید کی - اور آخر میں ایک پرسوز اجتماعی دعا ہوئی۔

امسال عید الاضحیہ کی نماز سوا سات بجے مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی - جس میں تمام درویشان قادیان خورد و کلاں خاص اہتمام سے شریک ہوئے مسنون طریق پر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے پہلے نماز عید کا دوگانہ پڑھایا اور بعدہٗ ایک برجستہ خطبہ دیا۔ تشہد و تعوذ اور سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے منبر پر آپ نے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ نو سال کے بعد ایک دفعہ پھر قادیان کی مبارک بستی میں عید سعید کی مبارک تقریب منانے کا موقع مل رہا ہے - آپ نے فرمایا ہم وہ کو ایسی مبارک تقاریب منانے کو درویشان قادیان کی خوش نصیبی قرار دیا - آپ نے کہا تقسیم ملک سے پہلے بھی عید کی تقاریب آتی تھیں، مگر اس وقت اور موجودہ حالات میں بڑا فرق ہے - اُس وقت نہ صرف قادیان کی ایک کثیر آبادی اس میں شریک ہوتی تھی بلکہ قادیان کی ارد گرد کی بستیوں بلکہ بعض بڑے بڑے شہروں سے بھی اس غرض سے بہت سے لوگ کھنچے چلے آتے کہ وہاں عید بھی پڑھیں گے اور حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے بھی سرفراز ہونگے - لیکن اب قادیان کی وہی مبارک بستی تو ہے اور عید کا مبارک دن بھی ہے مگر بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے اس جگہ کے احمدی اپنے محبوب امام کی زیارت سے محروم ہیں - اور خاص طور پر امسال جو عید آئی ہے وہ ایسی حالت میں آئی ہے جبکہ حضور کی صحت کے متعلق تشویشناک خبریں آرہی ہیں - اس لحاظ سے ہم سب کا فرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں - تا جماعت آپ کی قیادت میں پہلے سے بڑھ کر خدمت اشاعت دین کے کام میں ترقی کرتی چلی جائے۔

عید کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا عید اُسے کہتے ہیں جو بار بار آئے۔ خوشی اور مسرت کی گھڑیوں کے لئے ہر انسان تمنا رکھتا ہے کہ بار بار آئیں گویا بلفظ دیگر یہ ہمارے دلوں کی تمناؤں کا اظہار ہے کہ خدا ایسے خوشی اور مسرت کے مواقع بار بار لاتا رہے! اسلام فطرت کا مذہب ہے - اس نے کسی انسانی جذبہ کو کچلا نہیں - تمام قوموں میں حتیٰ کہ جو غیر متمدن یا غیر مہذب ہیں ان میں بھی خوشیوں کے تہوار ہوتے ہیں - عید ایک اجتماع ہے جس میں قوم کے سب افراد مل کر خوشی مناتے ہیں - مگر ایسے مواقع پر اسلام نے ایسی حرکات کی ممانعت کی ہے جو لہو و لعب کی صورت پیدا کر دیں یا جن میں انہماک سے انسان خدا تعالیٰ کو بھول جائے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسلام کی دونوں عیدیں اپنے اندر قربانی کا سبق رکھتی ہیں - جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے درحقیقت وہی حق رکھتا ہے کہ عید الفطر منائے بہت سے لوگ ہیں جو روزے تو رکھتے نہیں مگر عید کے لئے پیش پیش ہوتے ہیں اسلام نے اس امر کو پسند نہیں کیا۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے قربانی کرو پھر تم عید منانے کا حق رکھتے ہو۔ اسی طرح یہ عید اس وقت آتی ہے جب ایک انسان اپنے اہل و عیال کی عارضی مفارقت کی قربانی بھی اس کو حق پہنچتا ہے کہ وہ عید منائے

عید الاضحیہ کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ زندہ قومیں اپنی قومی روایات کو یاد رکھتی ہیں - وہ قومیں جو اپنی روایات کو بھول جاتی ہیں وہ ہوتے ہوتے قعر مذلت میں گر جاتی ہیں - قومی روایات افراد کے سامنے اس لئے بیان کی جاتی ہیں تاکہ حساس افراد اپنے اندر اسی قسم کا جذبہ پیدا کریں - وہ بھی اپنے اسلاف کی طرح آگے بڑھیں - پس اس غرض سے ہم ان باتوں کو بار بار دہراتے ہیں اس امر کو یاد رکھو کہ صحابہ کرام ہر وقت مسجد میں معتکف نماز ہی نہیں پڑھتے رہا کرتے تھے بلکہ وہ دنیاوی کاروبار بھی کرتے تھے۔ مگر اس کے ساتھ خدمتِ دین کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرتے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ قلیل عرصہ میں دنیا بھی اُن کے قدموں میں آگری اور دین کے لحاظ سے بھی وہ سب کے معلم بن گئے۔ مگر افسوس کہ آج کا مسلمان دین کو چھوڑ کر دنیا کی طرف جھک گیا ہے۔ جس کا نتیجہ سب کے سامنے ہے - ایسی حالت میں اسلام کو پھر سے زندہ کرنے اور روحانی قدروں کو اُجاگر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے احمدیہ جماعت کو کھڑا کیا - یہ جماعت ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر متحد و متفق ہونے کی وجہ سے وہ کچھ کر رہی ہے جس کی توفیق بڑی بڑی اسلامی حکومتوں کو میسر نہ آئی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہر احمدی کے دل میں بڑھنے اور ترقی کرنے کا غیر معمولی جذبہ پیدا کر دیا - جماعت احمدیہ کی دینی ترقی کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اُسے دنیوی ترقی بھی دی - اس ترقی کو دیکھ کر جماعت کے حاسد بھی پیدا ہوتے ہیں - احمدی خواہ کہیں ہو دل میں اسی بات کی تمنا رکھتا ہے کہ میں ترقی کروں اور پہلے سے بڑھ کر چندہ دوں۔ جس سے زیادہ سے زیادہ تبلیغ اسلام کے مواقع میسر آئیں اور اسی طرح دور دراز کے رہنے والے خدمتِ دین کے لئے ایک ہی طرح کے جذبہ سے سرشار ہیں ہے - ذرا اس بات پر غور کریں کہ ایک انسان جو بناوٹ سے کام کرتا ہے صاف بات ہے اس میں ایسی برکت ہرگز نہیں ہوسکتی - لیکن جس کو خدا نے اپنا نمائندہ بنا کر کھڑا کیا اُس کے کلام میں برکت ہوتی ہے اُس کے اندر ایک مقناطیسی قوت ہوتی ہے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے درویشانِ قادیان کی قربانیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ دیکھو احمدیہ جماعت کے چند افراد کی قربانی سے آج ساری دنیا میں احمدیہ جماعت بڑے فخر سے اپنا سر اونچا رکھتی ہے - آپ نے کہا خدا کی خاطر اس قسم کی قربانیوں کے لئے ہمارے سامنے آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی عظیم الشان قربانیوں کے زندہ نمونے موجود ہیں - فاضل خطیب نے نہایت مؤثر پیرایہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بچے اور بیوی کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آنے کا واقعہ تفصیلاً بیان کیا اور کہا حضرت ابراہیمؑ کے اس اقدام سے ظاہری طور پر بچے اور بیوی کی موت یقینی تھی - لیکن جب ہاجرہ کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دونوں ماں بیٹے کو خدا کے حکم سے اس مقام پر چھوڑ کر جا رہے ہیں تو یہ خدا رسیدہ خاتون بے ساختہ بول اٹھتی ہے :

" اِذًا لَّا يُضَيِّعُنَا اللّٰه "

کس قدر یقین اور ایمان سے پُر ہے اس خاتون کا یہ فقرہ! مگر دیکھو کیا خدا نے اس بیٹے کو ضائع کر دیا اور کیا اس عورت کو ضائع کر دیا - نہیں اور ہرگز نہیں خدا نے ان کی اس قربانی کو اس قدر نوازا کہ آج کسی حاجی کا حج اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ہاجرہؑ کی طرح صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اور آج آسمان کے ستارے تو گنے جا سکتے ہیں لیکن اسمٰعیلؑ کی اولاد کا شمار ممکن نہیں۔

پس یہ عید اپنے اندر باپ کے لئے بھی سبق رکھتی ہے ایک ماں کے لئے بھی سبق رکھتی ہے اور اولاد کے لئے بھی سبق رکھتی ہے - یاد رکھو تم اس جد امجد سے تعلق رکھتے ایسی بہادر خاتون سے تعلق رکھتے اس فرمانبردار بیٹے سے تعلق رکھتے ہو جن کے نام پر آج تو میں فخر کرتی ہیں - پس یقیناً سمجھو کہ جو انسان خدا کی خاطر قربانی کرتا ہے - وہ ضائع نہیں ہوتا - پس ہر باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کو یاد رکھے اور ہر ماں حضرت ہاجرہ کی قربانی پر نگاہ رکھے اور ہر بیٹا اپنے تئیں اسمٰعیل علیہ السلام کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے اور یاد رکھو احمدیت کا مستقبل روشن ہے - اور بڑا ہی تابناک مگر اس کے لئے مسلسل قربانیوں کی ضرورت ہے - آپ نے کہا مسئلہ تقدیر ایک ایسی چیز تھی جس نے ہمارے اسلاف کو ترقی کے میدان میں لا کھڑا کیا ہمارے بزرگ یہ یقین رکھتے تھے کہ اگر ہماری موت بستر پر لکھی ہے تو اگر ہم میدان جنگ میں چلے جائیں گے تو ہمارے لئے اس جگہ سے بچ کر واپس آ جانا یقینی ہے تب وہ جنگی معرکوں میں کود نے سے ہرگز نہ گھبراتے - وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے۔ چونکہ ہمیں اپنے مستقبل کا حقیقی علم نہیں اسلئے ہمارے لئے کام کا میدان وسیع ہے - نہ جانے کس دروازے سے قبول کئے جائیں۔ مگر آج کا مسلمان قسمت بلند کا ہے کو کرکتا ہے کہ جو کچھ ملنا ہے مل کا جس کے نتیجہ میں وہ سُست ہو کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتا ہے - حالانکہ خدا نے فرمایا لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى اور اُس نے یہ کہہ دیا تھا کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یہ لوگ اگر خدا تعالیٰ کو رحمان ہونے کے ساتھ رحیم بھی جانتے کہ جو اپنے بندوں کی کوشش اور محنت کا بہترین پھل بھی دیا کرتا ہے تو وہ کبھی سُست اور کاہل نہ بنتے - پس ایسے مسلمانوں کے نمونہ پر عمل کرتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر احمدی سلسلہ کے استحکام کے لئے مالی جانی اور ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتا چلا جائے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک طرف تو غیر احمدی احمدیوں کو خارج از اسلام قرار دیتے ہیں مگر ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ کسی غیر مسلم کو اسلام میں داخل کرنے کی سعادت تو نہیں پاتے ہاں بنے بنائے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں - بڑے بڑے مخالفین نے جماعت احمدیہ کی ٹھوس تبلیغی سرگرمیوں کا برملا اعتراف کیا ہے - اور درحقیقت یہ سب کچھ نتیجہ ہے جماعت احمدیہ کے افراد کی مسلسل قربانیوں کا پس ہمارے لئے عید الاضحیہ کی مبارک تقریب بھی اسی جذبۂ قربانی کو قائم رکھنے اور اس کو بڑھانے کا سبق دیتی ہے خدا تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

خطبہ کے بعد پُرسوز اجتماعی دعا ہوئی اور پھر سب حاضرین نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے باہم بغلگیر ہوئے اور ایک دوسرے کو عید مبارک کا تحفہ پیش کیا - اور سنت نبوی کی اقتداء میں کئی سو لہ قربانی کے جانور دار الامان میں ذبح کئے گئے جن میں بعض تو مقامی احباب کی طرف سے اور بیشتر بیرونجات کے دوستوں کی طرف سے ذبح کئے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلئے خاص دعا کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے الفضل میں متواتر دعا کی تحریک چھپ رہی ہے اور خاکسار بھی اس تعلق میں کئی تحریکیں کر چکا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اسلام کا نظام اور پھر خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تو یہ ہے کہ احباب جماعت کو کسی قسم کی تحریک کے بغیر ہی دعائیں کرتے رہنا چاہیئے اور میں جانتا ہوں کہ جماعت کے مخلصین کو از خود اس امر کی طرف غیر معمولی توجہ ہے۔ جو خدا کے فضل سے جماعت کے اخلاص اور روحانی زندگی کی علامت ہے۔ لیکن پھر بھی چونکہ قرآن مجید تذکیر یعنی بار بار کی یاد دہانی کا حکم دیتا ہے اس لئے میں اس نوٹ کے ذریعہ اپنے بھائی بہنوں کو پھر اس ضروری امر کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔

دنیا داروں کی نظر میں دعا نعوذ باللہ دعا ایک عبث فعل ہے۔ بلکہ خود مسلمانوں کا ایک طبقہ بھی دعا کو ایک عبادت سے زیادہ حیثیت نہیں دیتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل جن کے ذریعہ اسلام کا دوبارہ احیاء ہوا ہے ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس بات کو اچھی طرح جانتی اور سمجھتی ہے کہ دعا ایک زبردست طاقت ہے جو اٹم بم سے بھی بڑھ کر زمین و آسمان میں تغیر عظیم پیدا کر سکتی ہے اور کرتی رہی ہے۔ ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا یرد القضاء
الا الدعاء

یعنی خدائی قضاء و قدر کو بدلنے کی طاقت دعا کے سوا کسی اور چیز کو حاصل نہیں۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہام یہی فرمایا ہے کہ (در اصل) جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے مگر اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانے پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہوتی ہے۔ در اصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہے"

پس میں مخلصین جماعت سے دوبارہ سہ بارہ بلکہ بار بار اپیل کرتا ہوں کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے دعا کرتے رہیں۔ ہرگز ہرگز سستی اور غفلت سے کام نہ لیں بلکہ اپنی ان روحانی کوششوں کو پہلے سے بھی تیز تر کر دیں۔ حضور کی بیماری جس کے بعض پہلوؤں میں بے شک کسی قدر افاقہ بھی ہے (ابھی تک) کافی تشویشناک ہے بلکہ اس سے زیادہ قابل فکر ہے۔ جو اکثر دوستوں کا خیال ہے بلکہ ہمیں بعض دفعہ خیال ہوتا ہے کہ اگر ممکن ہو حضور کے علاج کے لئے یورپ سے کوئی ماہر ڈاکٹر بلایا جائے۔ مگر یہ باتیں کافی غور اور مشورہ چاہتی ہیں۔ اور پھر سرکاری خاص انتظام کے بغیر ممکن بھی نہیں ہوتا۔ لیکن بہر حال جو ہتھیار ہمارے اختیار میں ہے اس کے استعمال میں تو غفلت نہیں ہونی چاہیئے۔

فقط والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ
۱۶ر جون ۱۹۵۹ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے اجتماعی دعا اور صدقات

مورخہ ۲۲ر مئی کو ایک تقریب بتقریب ممبرات لجنہ اماء اللہ و ممبرات ناصرات الاحمدیہ کو خاص طور پر اکٹھا کیا گیا اور حضور پرنور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے نام ضروری پیغام خاکسار نے پڑھ کر سنایا اور حضور پرنور کی صحت و سلامتی کے واسطے گریہ وزاری کے ساتھ اجتماعی دعا کی گئی اور صدقہ کے واسطے رقم جمع کی گئی۔ مبلغ ۱۹/- روپے کل رقم جمع ہوئی جو کہ محترم صدر صاحب مرکزیہ کی خدمت میں روانہ کر دی گئی کہ اس رقم کا بکرا صدقہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کی طرف سے کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور حضور پرنور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین ثم آمین یا رب العالمین

خاکسارہ اہلیہ محمد فاروق صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

بھرت پور (بنگال)

حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے ایک بکرا صدقہ دیا گیا اور اجتماعی دعاؤں کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار عبدالمطلب مبلغ بھرت پور۔

بسنہ ضلع رائے پور میں تبلیغی پروگرام

از مکرم مولوی محمد شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مرکزی قادیان

مدھیہ پردیش کے ضلع رائے پور کے دو مقامات پر ہماری جماعت ہے (۱) بسنہ (۲) پیردہ۔ بسنہ مدراس سے قریباً ۹۰۰ اور قادیان سے قریباً ۱۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کچھ عرصہ قبل مکرم مولوی سید صمصام الدین صاحب مبلغ بسنہ میں تشریف لے گئے ہیں۔ اور وہاں تبلیغی سرگرمی شروع ہوئی ہے۔

بسنہ کا سفر تبلیغی سرگرمی کے پیش نظر جماعت احمدیہ بسنہ نے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان سے درخواست کی کہ وہاں چند یوم کے لئے مرکزی مبلغ کو بھجوایا جائے۔ چنانچہ نظارت نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ میں مدراس سے چند یوم کے لئے بسنہ جاؤں اور پھر وہاں سے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے قادیان پہنچ جاؤں چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار ۷ر جون کو مدراس سے روانہ ہو کر ۹ر جون کی شام کو بسنہ پہنچ گیا۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامی جماعت نے ۱۰ر جون کی شام کو گاندھی چوک میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور اہل شہر کو اس کی باقاعدہ اطلاع کی گئی تین بجے شام سے آندھی چلنی شروع اور پھر پانچ بجے تک خوب بارش شروع ہو گئی۔ جماعت احمدیہ کے لئے یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہ پبلک جلسہ کا انتظام کر رہی تھی۔ اس لئے سب احباب دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس مجوزہ جلسہ کے انعقاد کا موقعہ پیدا کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا۔ کہ ۵½ بجے شام بارش بند ہو گئی۔ اور جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔ مکرم عبدالحمید صاحب ولی سرپنچ نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔ مکرم مولوی صمصام الدین صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے خاکسار کا حاضرین سے تعارف کروایا۔ حاضرین میں ہندو سکھ اور مسلمان سبھی شامل تھے۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلعم کی پاکیزہ سیرت و سوانح پر قریباً ۱½ گھنٹہ تقریر کی۔ بفضلہ تعالیٰ اس تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ بعض مخالف اس جلسہ میں فتنہ پیدا کرنے کی نیت سے آئے تھے۔ وہ اس تقریر سے متاثر ہو کر فتنہ پیدا نہ کر سکے۔ جناب سردار رنجن سنگھ صاحب ٹل والہ اور جناب یعقوب علی صاحب دانی نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کی امداد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

تبادلۂ خیالات دوسرے روز ۱۱ر جون کو قریباً ۴ بجے شام کو معززین بستی دار التبلیغ میں تشریف لائے اور رات تک احمدیت کے مختلف فیہ مسائل اور اسلام کے بارہ میں سوالات کرتے رہے۔ اور اس طرح بعض وہ غلط فہمیاں جو جماعت احمدیہ کے بارہ میں مخالفین نے پیدا کی ہوئی تھیں۔ ان کے ازالہ کا موقعہ ملا۔ ان دوستوں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے مطالعہ کا بھی وعدہ فرمایا۔

ایک اور جلسہ احباب بسنہ کی خواہش تھی کہ میں ایک اور تقریر کروں جس میں فضائل اسلام اور مسائل احمدیت کو بیان کروں۔ چنانچہ ۱۲ر جون کو بعد نماز عشاء جلسہ مکرم سید ڈاکٹر جلال الدین صاحب صدر جماعت کے مکان کے روبرو منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ کلمہ طیبہ کے مضمون پر تقریر کی۔ اور اسی ضمن میں آنحضرت صلعم کے فیضان اور روحانی زندگی کا تذکرہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق محمدی اور مدح النعت کو پیش کیا۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا اور یہ سلسلہ ۱۲½ بجے رات تک جاری رہا۔ جناب خواجہ ضیاء الدین صاحب، جناب یعقوب علی صاحب دانی، جناب مولوی محمد اسحاق صاحب دانی۔ جناب محمد حسین صاحب بابو سعید لقیب الدین صاحب انسپکٹر وغیرہ نے مسائل کے دریافت کرنے میں بڑے جذبہ اور شوق کا اظہار کیا۔

نوائج اس تبلیغی پروگرام سے قبل ہمارے احباب تبلیغی ماحول کو سازگار نہیں پاتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان تقاریر کا ایک نیک اثر پیدا کیا۔ کہ وہ دوست جو احمدیت کے نام سے متنفر تھے۔ یا کسی فتنہ کے پیدا کرنے کا خیال رکھتے تھے اُن کی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور اب مسائل احمدیت سے دلچسپی لینے لگے ہیں۔ اور بعض نوجوان رغبت سے اب ہم سے تعاون کرتے ہیں۔ باوجود اختلاف عقیدہ کے مکرم لقیب شیخ صاحب دانی۔ مکرم غلام دستگیر صاحب اور جناب سردار رنجن سنگھ صاحب ٹل والہ نے اپنے ہاں دعوت طعام دی۔ اور جماعت سے محبت کا اظہار کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

روانگی از بسنہ برائے قادیان حسب پروگرام خاکسار ۱۳ر جون کو قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ مقامی جماعت کے ایک نوجوان عزیز منظور احمد صاحب ابن محمد شریف صاحب دانی مرحوم قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے میرے ہمراہ آئے۔ اور ہم ۱۶ر جون کی صبح کو بخیر و عافیت قادیان پہنچ گئے۔

تحریک جدید وہی قدیم تحریک ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی تھی

اگر تم نے دیانتداری سے احمدیت کو قبول کیا ہے تو تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو

اگر تم ان مطالبات پر عمل کرو گے تو اپنے خدا کو راضی کر لو گے

مطالبات تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم غیر مطبوعہ تقریر

فرمودہ ۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ایک غیر مطبوعہ تقریر ہے۔ جو حضور نے ۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء کو تحریک جدید کے مطالبات کے سلسلہ میں قادیان میں فرمائی اور جس میں نہایت لطیف پیرایہ میں حضور نے دوستوں کو اس تحریک میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب ادارہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۂ توبہ کی ان آیات کی تلاوت فرمائی کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاٰخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شیء قدیر۔

(توبہ ع ۶)

اس کے بعد فرمایا

میں آج احمدیت کے دوستوں کو ایک لمبے عرصہ سے بتاتا چلا آرہا ہوں کہ

تحریک جدید کوئی نئی تحریک

نہیں ہے بلکہ یہ وہ قدیم تحریک ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی تھی۔ انجیل کے محاورہ کے مطابق یہ ایک پرانی شراب ہے جو نئے برتنوں میں پیش کی جا رہی ہے۔ مگر وہ شراب نہیں جو بدمست کر دے۔ اور انسان کی عقل پر پردہ ڈال دے بلکہ یہ وہ شراب ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لا فیھا غول ولا ھم عنھا ینزفون (الصّٰفّٰت ع ۲) یعنی اس شراب کے پینے سے نہ تو سر دکھے گا اور نہ بکواس ہوگی۔ کیونکہ

اس کا سرچشمہ الٰہی نور ہے

جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے ایسا نور جو اس سے قبل دنیا کو کبھی نہیں ملا تھا کیسی نابینا ہیں وہ آنکھیں۔ کیسے کور ہیں وہ دل جو قرآن کریم۔ تورات اور دوسری مذہبی کتابیں دیکھتے ہیں۔ اور پھر انہیں قرآن کریم کی خوبی اور اس کی برتری نظر نہیں آتی

وہ حسن کا مجموعہ ہے۔ وہ جلوہ الٰہی کا آئینہ ہے۔ اس کے لفظ لفظ سے خدا تعالیٰ کی شان ٹپکتی۔ اور اس کے حرف حرف سے اللہ تعالیٰ کے وصال کی خوشبو آتی ہے۔ کونسی کتاب ہے جو اس کے مقابلہ میں ٹھہر سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو اس کی آیات پر سے گذر جاتے ہیں اور ان کو اس کے معارف اور حقائق کی طرف کوئی توجہ پیدا نہیں ہوتی وہ قرآن کریم سنتے ہیں۔ اور بعض دفعہ سبحان اللہ الحمد للہ بھی کہہ دیتے ہیں مگر جب وہ اپنی مجلسوں میں جاتے ہیں تو ٹھٹھا اور ہنسی اور تمسخر ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ اور ان کی زندگیاں بالکل ضائع چلی جاتی ہیں وہ بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ خدا تعالیٰ نے ان کو کیوں پیدا کیا ہے۔ وہ بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ ان کے دنیا میں آنے کا کیا مقصد ہے۔ بہر حال

اسلام خدا تعالیٰ کا ایک نور ہے

جو دنیا میں ظاہر ہوا۔ مگر پھر ایک وقت آیا جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ایمان ثریا پر اٹھ گیا۔ اور اسلام کی تعلیم لوگوں نے پس پشت ڈال دی۔ اس [illegible] وقت خدا تعالیٰ نے ایک اور انسان کو دنیا میں بھیجا کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ اگر ایمان ثریا پر بھی جا پہنچے گا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ دنیا کی بہتری اور فائدہ کے لئے اسے پھر واپس لوٹائیں گے۔ اور قرآن کریم نے بھی پیشگوئی کرتے ہوئے کہا تھا و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کہ اسلام کی خدمت کے لئے آخرین میں سے ایک جماعت کھڑی کی جائے گی جس کے اندر بروزی رنگ میں پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کام کریں گے جس طرح آپ نے اولین میں کام کیا۔ ان پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کو دنیا میں بھیجا۔ اور اسے کہا کہ جاؤ اور

قرآن کریم کے نور کو دنیا میں پھیلاؤ

جاؤ اور پہلی صداقت سے ساری دنیا کو روشناس کرو۔ وہ آیا اور اس نے خدا تعالیٰ کے نور کو دنیا میں قائم کیا۔ اور ایک ایسی جماعت اپنے انفاس قدسیہ سے اس نے تیار کر دی جو اس کی ہر آواز پر لبیک کہنا اپنی انتہائی سعادت سمجھتی ہے۔ اس جماعت پر پھر وہی ذمہ داریاں عائد ہو گئیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم پر عائد تھیں اور اس سے بھی انہی کاموں کی توقع کی جانے لگی۔ جو صحابہ نے سرانجام دیئے تھے چنانچہ پھر وہی قرآنی حسن دنیا میں ظاہر ہونے لگا پھر وہی قرآن جو مذہبی کتابوں میں سب سے چھوٹی کتاب ہے۔ اور جسے بعض لوگوں نے ایک چھوٹی تقطیع پر چھپایا ہے کہ ایک مٹھی کے اندر دو قرآن شریف آ جاتے ہیں۔

ساری دنیا کے علوم اور معارف کا خزینہ

نظر آنے لگا۔ میں ساری دنیا میں نہیں پھرا مگر میرے نائب ساری دنیا میں پھرے ہیں۔ اور میں خود بھی قریباً نصف کرۂ ارض میں پھرا ہوں۔ مگر قرآن کریم کے علوم کے مقابلہ میں میں نے دنیا کی کسی کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جو انسان کی روحانیت کے لئے ضروری ہو۔ اور قرآن کریم نے بیان نہ کی ہو۔ یہ نئی زندگی جو قرآن کریم کو بخشی گئی۔ محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے حاصل ہوئی۔ اور یہ قدرتی بات ہے۔ کہ جب دشمن پر انسان کا غلبہ ہونے لگے۔ تو وہ دوسروں کو تباہ کرنے کے لئے اپنی انتہائی طاقت صرف کرنے لگ جاتا ہے جب تک قرآن کریم دشمن کو ہارا ہوا نظر آتا تھا شیطان خوش تھا اور وہ کہتا تھا۔ کہ اس کتاب کا میں نے کیا مقابلہ کرنا ہے۔ لیکن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ

اس کا نور دنیا میں پھیلنا شروع ہوا۔ تو اس نے مختلف رنگوں میں حملے کرنے شروع کر دیئے۔ بیرونی بھی اور اندرونی بھی۔ کفار کے ذریعہ بھی اور منافقوں کے ذریعہ بھی یہ حملے ہوتے رہے ہیں۔ اور ہوتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ کفر کی فوجیں کلی طور پر میدان مقابلہ میں شکست کھا جائیں گی۔ لیکن جب تک کفر زندہ ہے اور جسم کے اندر سانس چلتی ہے۔ یہ ممکن [illegible] نہیں کہ وہ اطمینان اور چین سے بیٹھ سکے۔

پس یہ خیال کر لینا کہ ہماری جماعت کا کام آج بالکل یا پرسوں ختم ہو جائے گا۔ اور ہم اطمینان سے بیٹھ رہیں گے بالکل غلط ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ فلاں قسم کے حملے اب بالکل نہیں ہوں گے۔ اگر ہوں گے تو اور قسم کے ہوں [illegible] وہ ہر رنگ میں حملے کرے گا اور ہر ہتھیار سے اسلام کی فوجوں کو شکست دینے کے لئے میدان میں اترے گا۔ اور ہماری جماعت ہی رہ سکے گی۔ جو ان تمام حملوں کا

مقابلہ کرنے کے لئے

ہمیشہ تیار رہے اور کسی ایک لمحہ کے لئے بھی اطمینان کی سانس نہ لے۔ جو شخص اس اصل پر قائم نہیں۔ وہ اگر آج احمدی ہے تو بالکل ممکن ہے۔ کل مرتد ہو جائے۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی شرط سے احمدیت میں داخل ہوا ہے۔ تو وہ آخر دم تک احمدی رہ سکے۔

یہ الٰہی سلسلہ ہے

اور الٰہی سلسلوں میں ایسے لوگوں کا قیام بالکل ناممکن ہوا کرتا ہے۔ پس وہی لوگ احمدیت پر ثابت قدم رہیں گے جن کے ایمان بغیر کسی شرط کے ہوں۔ میں نے جو ابھی رکوع پڑھا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اسی امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض۔ اے مومنو! تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے۔ کہ آؤ اور

خدا تعالیٰ کے راستہ میں باہر نکلو

تو تم زمین کی طرف بوجھل ہو کر گر جاتے ہو۔ اور تمہارے لئے چمٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ارضیتم بالحیوٰۃ الدنیا من الآخرۃ کیا تم اسفلی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو۔ فما متاع الحیوٰۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل یاد رکھو یہ دنیاوی زندگی کا فائدہ جو ہے یہ آخرت کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جب بھی دین کے لئے آواز اٹھائی جائے مومن کا فرض منصبی ہے کہ وہ آگے آئے اور خدمت دین میں اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد، اپنی عزت، اپنی آبرو، اپنا آرام، اپنی آسائش، اپنی جائداد، اپنا وطن اور اپنی ہر چیز قربان کر دے۔ لیکن منافق یہ چاہتے ہیں کہ مومن قربانی نہ کریں اور جو کر رہے ہیں وہ بھی قربانی کے کام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ فرماتا ہے۔ الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شیء قدیر۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی آواز یا اس کے نمائندوں کی آواز پر کان نہیں دھرو گے اور تمہاری یہ حالت ہوگی کہ تمہیں کہا جائے گا کہ

آؤ اور دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرو

مگر تم آگے نہیں آؤ گے تو یاد رکھو خدا تعالیٰ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔ ویستبدل قوما غیرکم اور خدا تعالیٰ تمہارے بدلے کوئی اور قوم کھڑی کر دے گا ولا تضروہ شیئا اور تم خدا تعالیٰ کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکو گے۔ بعض لوگ اس بات پر حیرت میں آ جایا کرتے ہیں کہ جماعت میں دو چار یا دس بیس منافق کیوں ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس جگہ یہ فرماتا ہے کہ ہزار نہیں، دس ہزار نہیں، دس کروڑ بھی اگر مرتد ہو جائیں تو ہمیں ان کی پرواہ نہیں ہو سکتی۔ واللہ علی کل شیء قدیر۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ اگر کسی جماعت میں سے کچھ لوگ نکل جائیں گے تو جماعت کو نقصان پہونچ جائے گا۔ فرماتا ہے ہمیں کام سے غرض ہے تعداد سے نہیں۔ اگر تمہیں اور ناکارہ وجود جماعت میں شامل ہیں تو وہ بے شک جماعت سے نکل جائیں۔ اور یاد رکھیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ پھر فرماتا ہے۔ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا۔ فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا۔ واللہ عزیز حکیم۔

اگر تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد نہیں کرنا چاہتے تو تمہاری خدا تعالیٰ کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار خدا تعالیٰ نے اس کی اس وقت مدد کی تھی۔ جبکہ وہ صرف اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مکہ سے نکلا اور دشمن کے حملے سے بچنے کے لئے

ایک غار میں پناہ گزین ہو گیا

اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا۔ جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تمہاری کونسی فوجیں تھیں جو اس کی مدد کر رہی تھیں۔ فانزل اللہ سکینتہ علیہ۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے خود اس پر اپنی سکینت اتاری وایدہ بجنود لم تروھا اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا اور اس نے روحانی لشکروں کے ذریعہ کفار کو اپنی تدبیروں میں نیچا دکھایا اور خدا اور اس کے رسول کا غلبہ ہوا۔ واللہ عزیز حکیم اور اللہ ہمیشہ غالب رہا کرتا ہے۔ اور وہ بڑی حکمتوں والا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ۔ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ اے مومنو! اگر تم اپنے ایمان میں پختہ ہو تو تم کمزور ہو تب بھی نکلو۔ طاقتور ہو تب بھی نکلو۔ مالدار ہو تب بھی نکلو۔ غریب ہو تب بھی نکلو۔ بوڑھے ہو تب بھی نکلو۔ جوان ہو تب بھی نکلو۔ تمہارے اوپر ذمہ داریاں ہوں تب بھی نکلو۔ تمہارے اوپر ذمہ داریاں نہ ہوں تب بھی نکلو۔ گھوڑوں پر سوار ہو تب بھی نکلو۔ پیدل ہو تب بھی نکلو۔ انفروا خفافا وثقالا۔ تم ہلکے ہو یا بھاری ہو۔

تمہارا فرض ہے

کہ دونوں صورتوں میں نکلو۔ وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ۔ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو کیونکہ جو عظیم الشان کام تمہارے سامنے ہے وہ معمولی قربانیوں سے سر انجام نہیں دیا جا سکتا جب تک تم میں سے ہر شخص اپنی جان اور اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اس وقت تک یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ذلکم خیر لکم ان کنتم

تعلمون۔ تمہیں کیا پتہ کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ فرض کرو آج سے پچاس ساٹھ یا سو سال کے بعد تمہاری نسلوں نے اپنی قربانیوں کے بدلہ میں اپنی بادشاہت حاصل کرنی ہو تو کیا تمہارا فرض نہیں کہ دن رات قربانیاں کرتے چلے جاؤ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے قدم اس میدان میں سست نہ ہونے دو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کسریٰ شاہ ایران کا رومال اپنی جیب میں سے نکالا اور اس سے اپنی تھوک پونچھ لی۔ پھر کہنے لگے بخ بخ ابوہریرہ واہ وا ابوہریرہ کبھی تجھے جوتیاں پڑا کرتی تھیں اور آج تو کسریٰ کے رومال میں تھوک رہا ہے۔ لوگوں نے پوچھا آپ نے یہ کیا بات کہی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

سننے کا اس قدر اشتیاق تھا کہ میں مسجد سے اٹھ کر کبھی باہر نہ جاتا تا کہ کبھی ایسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں اور آپ میرے بعد کوئی ایسی بات کہہ جائیں جسے میں نہ سن سکوں۔ اور چونکہ میں اسی شوق میں ہر وقت مسجد میں پڑا رہتا تھا اس لئے کئی کئی دن کے فاقے ہو جاتے اور شدت ضعف کی وجہ سے مجھ پر غشی طاری ہو جاتی۔ لوگ یہ سمجھتے کہ مجھے مرگی پڑی ہوئی ہے۔ اور چونکہ عرب میں یہ دستور تھا کہ وہ مرگی والے کو جوتیاں مارا کرتے تھے اس لئے جب میں بے ہوش ہو جاتا تو لوگ میرے سر پر جوتیاں مارنی شروع کر دیتے۔ حالانکہ اس وقت بھوک کی شدت کی وجہ سے مجھے غشی ہوتی تھی اور کمزوری کے باعث میری آواز بھی نہیں نکل سکتی تھی پھر انہوں نے واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ میں بھوک سے اتنا تنگ ہوا کہ مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ اور میں اٹھ کر مسجد کے دروازہ پر آ کر کھڑا ہو گیا کہ شاید میری شکل دیکھ کر ہی کوئی شخص سمجھ جائے کہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ اور وہ مجھے کھانے کے لئے کچھ دے۔ اتنے میں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

وہاں سے گزرے اور میں نے ان کے سامنے ایک آیت پڑھی جس میں غرباء کو کھانا کھلانے کا حکم ہے اور عرض کیا کہ اس کے ذرا معنے کر دیں۔ انہوں نے اس آیت کے معنے کئے اور آگے چل دئیے۔ اس واقعہ کا ان کی طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ باوجودیکہ جس زمانہ میں انہوں نے یہ بات سنائی اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہو چکے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی فوت ہو چکے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ پھر بھی وہ اس وقت غصہ سے کہنے لگے ہونا اگرچہ مجھے اس آیت کے معنے نہیں آتے تھے۔

اور حضرت ابوبکرؓ کو زیادہ آتے تھے۔ میں نے تو یہ آیت ان کے سامنے اس لئے پڑھی تھی کہ میری شکل دیکھ کر انہیں میری طرف توجہ پیدا ہو مگر انہوں نے معنے کئے اور آگے چل دیئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے اور ان کے سامنے بھی میں نے یہی آیت پیش کی انہوں نے بھی اس کے معنے کئے اور آگے چل پڑے۔

حضرت ابوہریرہؓ

پھر بڑے غصہ سے کہتے ہیں بھلا گویا مجھے اس آیت کے معنے نہیں آتے تھے اور حضرت عمرؓ زیادہ جانتے تھے۔ میں نے تو اسلئے آیت ان کے سامنے پیش کی تھی کہ وہ سمجھ جائیں کہ میں بھوکا ہوں۔ مگر وہ معنے کرکے آگے چل پڑے۔ اسی حالت میں میں حیران کھڑا تھا کہ پیچھے سے ایک نہایت محبت بھری آواز آئی کہ ابوہریرہ۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے تمہیں بھوک لگی ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کی چہرہ میں سے وہ چیز دیکھ لی جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ابوہریرہؓ کے منہ سے نہیں دیکھ سکے تھے آپ نے فرمایا۔ اندر آؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ گئے تو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

دودھ کا ایک پیالہ لے کر باہر نکلے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں دودھ دیکھ کر میں بڑا خوش ہوا۔ اور سمجھا کہ اب اکیلا اسے خوب سیر ہو کر پیوں گا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہ مسجد میں جاؤ اور اگر کوئی اور بھی بھوکا ہو تو اسے بلا لاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے دل میں کہا کہ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ مجھ اکیلے کو یہ تمام دودھ مل جائے گا مگر اب تو اوروں کو بھی بلا لیا گیا ہے۔ نہ معلوم میرے لئے دودھ بچتا بھی ہے یا نہیں۔ خیر میں گیا۔ تو وہاں چھ آدمی اور مل گئے۔ میں نے کہا اب مصیبت آئی۔ آگے تو یہ خیال تھا کہ اگر ایک آدمی ملا تو خیر آدھا دودھ مجھے مل جائے گا۔ آدھا میں پی لوں گا مگر یہاں تو سات جیون مل گئے ہیں۔ یہ اگر پینے لگے تو میرے لئے کچھ نہیں بچے گا مگر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا۔ اس لئے میں ان کو ساتھ لے گیا اور کہا یا رسول اللہ یہ بھی میری طرح بھوکے بیٹھے ہیں۔ اس موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کیا عجیب سبق دیا۔ آپ نے فرمایا ابوہریرہ

یہ دودھ کا پیالہ لو

اور پہلے ان میں سے ایک کو دو۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا بس اب ہو چکا۔ میرے لئے بھلا کیا بچے گا۔ چنانچہ پہلے ایک نے پینا شروع کیا اور پیتا چلا گیا۔ میں نے سمجھا شاید یہ شرارت کرکے چند دودھ بھی چھوڑ دے۔ تو میرے پینے کے کام

آجاتے۔ مگر جب وہ پی چکا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ دوسرے کو دے دیا۔ پھر تیسرے کو۔ پھر چوتھے پانچویں اور چھٹے کو۔ اور میں کانپتا چلا جاؤں کہ نہ معلوم میرے لئے بھی کچھ بچتا ہے یا نہیں آخر جب وہ سب پی چکے تو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے مجھے پیالہ دیا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ اسی طرح لبالب بھرا ہوا ہے جس طرح پہلے تھا آخر میں نے وہ دودھ پینا شروع کر دیا اور پیتا چلا گیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ اب میں سیر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا نہیں اور پیو چنانچہ میں نے پھر پینا شروع کر دیا اور جب بہت پی چکا تو میں نے پھر کہا یا رسول اللہ اب تو پیٹ بھر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اور پیو۔ چنانچہ میں نے پھر پیا یہاں تک کہ مجھے محسوس ہوا کہ میری انگلیوں کی پوروں میں سے بھی دودھ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ آخر میں نے کہا یا رسول اللہ اب تو میرے پیٹ میں کوئی گنجائش نہیں رہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جلس کر پیالہ مجھ سے لے لیا اور خود بقیہ دودھ پی گئے۔ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ سبق دیا کہ گو تم نے زبان سے سوال نہیں کیا۔ مگر چونکہ اپنی شکل سے تم نے دوسروں سے مانگا ہے۔ اسلئے تمہیں سب کے بعد حصہ دیا جائے گا۔ یہ واقعہ سنا کر حضرت ابوہریرہؓ فرمانے لگے یہ میری حالت تھی۔ مگر آج میری کیا حالت ہے

آج یہ حالت ہے

کہ کسریٰ کے رومال میں میں نے تھوکا ہے یہ کسریٰ شاہ ایران کا رومال ہے اور رومال بھی ایسا قیمتی ہے کہ کسریٰ اسے ہر وقت ہاتھ میں نہیں رکھتا تھا بلکہ اپنے سالانہ جشن کے موقعہ پر یہ رومال لیتا تھا۔ مگر آج وہ اس قدر قیمتی رومال میرے ہاتھ میں ہے اور میں کس بیدردی سے اس میں تھوک رہا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں نے اس میں تھوکا تو مجھے اپنی گذشتہ حالت یاد آگئی اور میں نے کہا بخ بخ ابوہریرہ آج تو تیری بڑی شان ہے۔ اب اگر ابوہریرہ کو ان قربانیوں کے وقت جو انہوں نے اسلام کے لئے ابتداء زمانہ میں کیں۔ یہ معلوم ہوتا کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں وہ ایک دن کسریٰ کے رومال میں تھوکیں گے تو کون کہہ سکتا ہے کہ وہ ان قربانیوں سے بھی بڑھ کر اسلام کے لئے قربانیاں کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو جاتے۔ اگر ابوسفیانؓ کو پتہ ہوتا کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے نتیجہ میں

ان کا لڑکا معاویہ ایک دن عرب کا بادشاہ بننے والا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بجائے مخالفت کرنے کے وہ تلوار لے کر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے لشکر کے آگے آگے چلتا مگر وہ کیوں لڑ رہا تھا۔ صرف اسی لئے کہ اسے مستقبل کا علم نہیں تھا۔ اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون اگر تم اپنے مستقبل سے آگاہ ہو جاؤ۔ اگر ہم وہ پردہ اٹھا دیں۔ جو اس وقت تمہاری آنکھوں پر پڑا ہوا ہے اگر تمہیں نظر آنے لگے۔ کہ تمہارے کاسے کلو نے بچے جن کی آنکھوں میں گید بھری ہوئی ہے۔ اور ناک ان کے بہہ رہے ہیں۔ کسی دن دنیا کے بادشاہ بننے والے ہیں تو تم قربانیاں کر کے اپنے آپ کو ہلاک کر لو۔ مگر ہم تمہیں وہ بتاتے نہیں صرف اتنا بتا دیتے ہیں کہ

ان قربانیوں کا نتیجہ

تمہارے لئے بہت بہتر ہوگا اور اگر تمہیں اپنا مستقبل نظر آجائے تو تم ان قربانیوں کو بالکل حقیر اور ذلیل سمجھو۔

پھر فرماتا ہے لوکان عرضاً قریباً وسفراً قاصداً لاتبعوک ولکن بعدت علیھم الشقۃ وسیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم یھلکون انفسھم واللہ یعلم انھم لکاذبون۔ فرماتا ہے آئے تھے تم سب مومن بن کر مگر کام چونکہ ذرا لمبا ہو گیا اس لئے تمہارے قدم ڈگمگانے لگ گئے ہیں۔ تم سمجھتے تھے کہ ادھر ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور ادھر دس دن کے اندر ہی اندر ساری دنیا کے بادشاہ بن گئے۔ یہاں

عرضاً کا لفظ

منافع کے معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی اگر اس کے منافع اور مطالب سہل الحصول ہوتے وسفراً قاصداً اور دین کی خدمت کا سفر چھوٹا ہوتا لاتبعوک تو وہ تیرے ساتھ چل پڑتے۔ یہاں لاتبعوک کا لفظ ظاہری معنوں پر بھی مشتمل ہے۔ اور باطنی معنوں پر بھی۔ یعنی اس کا مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر چھوٹا سفر ہوتا تو وہ تیرے ساتھ چل پڑتے اور

یہ بھی مطلب ہے

کہ اگر تیرے راستہ میں مشکلات نہ ہوتیں اور انہیں کسی قسم کی قربانیاں نہ کرنی پڑتیں تو وہ آسانی سے تیرے ساتھ شامل ہو جاتے مگر چونکہ تیرا راستہ کٹھن اور سخت دشوار ہے۔ اس لئے وہ تیرے ساتھ چلنے کے لئے آمادہ نہیں۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ

"مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو جدا ہونے والے ہیں وہ جدا ہو جائیں اور مجھے میرے خدا پر چھوڑ دیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر تم نے دیانتداری سے احمدیت کو قبول کیا ہے۔

اگر تم یقین رکھتے ہو

کہ سلسلہ احمدیہ سچا ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خدا تعالےٰ کی پیروی ہے۔ اور مسیح موعود کی پیروی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔ تو اے مردو! اور عورتو! تم تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ اور انصار اللہ بن جاؤ۔ مجھے تم سے کوئی غرض نہیں۔ اگر تم میرے ان مطالبات پر عمل کرو گے تو اپنے خدا کو اپنے اوپر راضی کر لو گے۔ اور اگر تم ان مطالبات پر عمل نہیں کرو گے۔ تو اپنے خدا کو اپنے اوپر ناراض کر لو گے۔

(الفضل مورخہ ٦/٥٩ ۱۹)

سلسلہ کی دو ممتاز شخصیتوں کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے تعزیتی ریزولیوشن

قادیان۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے سابق امام مسجد لنڈن وسابق ناظر بیت المال محترم خانصاحب فرزند علی صاحب اور امیر جماعت احمدیہ کراچی محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب کی وفات پر حسب ذیل ریزولیوشن ۲۳۴/۵۹-۶-۲۳ غیر معمولی کے ذریعہ دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا ہے:۔

(۱)

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب رض اور محترم چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحبؓ کی وفات پر بہت دکھ اور صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اول الذکر بزرگ یعنی محترم خانصاحب تقریباً نصف صدی تک سلسلہ حقہ کی مقامی اور مرکزی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ سرکاری ملازمت کے دوران میں بھی انہوں نے ہمیشہ اسلام اور احمدیت کے مفاد کو پیش نظر رکھا۔ اور اپنے قیمتی وجود اور اثر ورسوخ سے تمام بنی انسان کو فائدہ پہنچایا۔ اور ۱۹۲۸ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد جو گراں قدر خدمات انہوں نے بحیثیت امام مسجد لنڈن اور ناظر امور عامہ وناظر بیت المال کے سرانجام دیں۔ وہ ان کے لئے خدا تعالےٰ کے خاص انعامات کے حصول کا باعث ہوں گی۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ آپ کی مخلص اولاد بھی اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر خدمت سلسلہ میں مصروف ہے گویا آپ کی خدمات اور نیکیاں صدقہ جاریہ کے طور پر قائم ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(۲)

محترم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحبؓ کی وفات حسرت آیات جو صرف ۵۷ سال کی عمر میں ہوئی۔ سلسلہ کے لئے بہت بڑے نقصان کا باعث ہے۔ محترم چوہدری صاحب سلسلہ کے نہایت مخلص پرجوش اور باغیرت خادم تھے۔ اور خاندان اہل بیت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ آپ کی والہانہ عقیدت اور محبت سے آپ کے ممتاز مقام کا اظہار ہوتا ہے

جناب چوہدری صاحب مرحوم رض نے مختلف حیثیتوں سے ٹاٹا نگر جمشید پور۔ قصور اور پنجاب کے دیگر مقامات میں جو سلسلہ کی بے غرضانہ خدمات کی ہیں۔ وہ انکے لئے یقیناً بہت بڑے ثواب کا باعث ہیں۔ بالخصوص بحیثیت امیر جماعت کراچی آپ کی خدمات بہت ہی نمایاں اور قابل رشک ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد دو دفعہ آپ کو قادیان کی زیارت کا موقعہ ملا۔ اور یہاں پر بھی آپ ان کے جملہ اوقات سلسلہ کی خاطر خرچ ہوئے۔ آپنے ہمیشہ سلسلہ کے مفاد کو اپنے ذاتی فائدوں پر ترجیح دی اور اپنی دنیوی حیثیت اور مقام کو ہمیشہ خدمات دین کیلئے اعلیٰ نمونہ کے ساتھ استعمال کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپکو اپنی خاص رحمت سے نوازے اور آپکی اولاد اور دیگر لواحقین کو صبر عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۲۲ جون۔ سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے اخبار الفضل میں جو ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مری سے نتھیا گلی تشریف لے گئے

نتھیا گلی ۱۵ جون۔ (بوقت ۶ بجے صبح) کل ۱/۲ ۶ بجے کے قریب حضور معہ خدام مری سے روانہ ہوئے راستہ میں دو جگہ آرام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے سوا دو بجے نتھیا گلی پہنچ گئے۔ راستہ میں سفر کی کوفت کی وجہ سے کچھ بے چینی ہو جاتی رہی مگر اس کے باوجود سفر خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح گذرا۔ نتھیا گلی پہنچ کر کچھ دیر حضور کی طبیعت بے چین رہی مگر پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو گئی۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔

نتھیا گلی ۱۶ جون (بوقت ساڑھے دس بجے صبح) کل دن بھر حضور اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی کبھی کبھی کچھ گھبراہٹ تھوڑے وقفہ کے لئے ہو جاتی رہی۔ رات نیند خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔ آج صبح طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر ہے۔

نتھیا گلی ۱۸ جون (بوقت ۹ بجے صبح) کل قبل دوپہر حضور کو گھبراہٹ کی تکلیف ہو گئی جو ایک گھنٹہ جاری رہی اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہو گئی بعد دوپہر پھر کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ جو شام تک رہی رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔ آج صبح طبیعت عام طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

نتھیا گلی ۱۹ جون (بوقت ساڑھے نو بجے صبح) کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی بعد دوپہر گھبراہٹ ہوئی رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی۔ آج صبح طبیعت بہتر ہے۔

حضور نتھیا گلی سے بخیریت مری واپس پہنچ گئے

مری ۲۰ جون (بوقت سوا بارہ بجے دوپہر)

کل گرمی کے باعث حضور کی طبیعت بہت بے چین رہی۔ رات نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ آج صبح پانچ بجے نتھیا گلی سے مری کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں فتح جنگ تک حضور کی طبیعت بہت بے چین رہی۔ فتح جنگ میں حضور نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ سوا نو بجے فتح جنگ سے روانہ ہو کر ساڑھے گیارہ بجے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت مری پہنچ گئے۔ اس حصہ سفر میں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ مری پہنچ کر حضور کو سفر کی وجہ سے کوفت محسوس ہو رہی ہے۔

احباب جماعت خاص التزام کے ساتھ اور درد و الحاح سے حضور اقدس کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات میں جلسے

کننانور

مقامی حالات کی وجہ سے جلسہ یوم خلافت بجائے ۲۷ مئی کے ۳۰ مئی کو بعد نماز مغرب جماعت کے ہال میں زیر صدارت جناب محمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز مسٹر عبد المجید کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد اس کے مسٹر صدیق نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم پڑھی اور اس کے بعد خلافت کی اہمیت پر صدر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد جناب کے سی محمود صاحب سیکرٹری مال نے "خلافت حقہ کی ضرورت" کے موضوع پر اور مسٹر خالد سیکرٹری مجلس خدام نے "نظام خلافت کی پابندی" کے موضوع پر اور جناب عبد الرحیم صاحب ایڈیٹر رسالہ "ستیہ دوتھن" (Satya doothan) نے "خلافت اور اس کی برکات" کے موضوع پر تقریر کی۔ صاحب صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں "خلافت سے وابستگی اور عملی نمونہ" کی احباب جماعت کو تلقین کی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے قیمتی وجود کے لئے بالالتزام دعا کرتے رہنے کی تحریک کی۔ اس طرح سوا نو بجے جلسہ برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار ابن حامد صدر جماعت احمدیہ
کننانور

کوٹ پلہ (اڑیسہ)

مورخہ ۲۸ مئی بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم جناب نذیر خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ پلہ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد چند دوستوں نے نظمیں پڑھیں۔

مکرم جناب منشی عبد الغفار صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کوٹ پلہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ علاقہ نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک خلافت اور اس کی اہمیت پر ایک مبسوط تقریر کی۔ اور خلافت کے بارہ میں مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی آپ کی تقریر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔ اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔

خاکسار شیخ عبد الستار احمدی
قائد مجلس خدام الاحمدیہ
کوٹ پلہ۔

کرڈاپلی

مورخہ ۱۴ جون بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر نگرانی جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم محمد عزیز نے کی۔ ایک خادم نے اردو اور اڑیہ نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ علاقہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی سید غلام ہادی صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کرڈاپلی نے خلافت اور اس کی اہمیت پر تقریر کی۔ آپ نے ثابت کیا کہ خلافت کے بغیر جماعت منظم نہیں ہو سکتی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم جناب مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خلافت اور اس کی برکات پر تقریر شروع کی۔ آپ نے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ واضح کیا کہ بغیر خلافت کے دنیا میں خدا تعالیٰ اور آنحضرت صلعم کا نام روشن نہیں ہو سکتا۔ آپ نے خلفاء راشدین کے ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے اور مسلمانوں کی تنزلی کے واقعات پر بھی روشنی ڈالی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ افسوس مسلمانوں نے خلافت ایسی عظیم الشان نعمت کی قدر نہ کی جس کی وجہ سے آج مسلمان اسلام کو بدنام کرنے والے بن گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کی رحمت نے پھر جوش مارا اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ اور آپ کے طفیل آج دنیا میں آپ کا فرزند سیدنا مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ توحید کی اشاعت کرتا چلا جا رہا ہے۔ آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا اگر ہم اپنی اولاد در اولاد کو وصیت کرتے جائیں تو یقینی بات ہے کہ دنیا سے شیطان کی حکومت جلد مٹ جائے گی۔ آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے دعا کروائی۔ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور حضور کو صحت کاملہ و درازی عمر عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

اس موقع پر خاکسار نے جماعت کی طرف سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کرڈاپلی اور ان کے دونوں بھائیوں کا دل سے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جلسہ کی رونق بڑھانے اور سے زیادہ بڑا کامیاب بنانے کے لئے تعاون کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مکرم قائد صاحب کی بیٹی والدہ صاحبہ بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و شفاء عاجلہ کے لئے احباب دعا کریں۔ جلسہ میں تقریباً صد سے زائد افراد شریک ہوئے اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار قمر علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرڈاپلی (اڑیسہ)

یاد رفتگان

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم

از قلم مکرم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ ربوہ

میں لاہور میں تھا کہ مجھے عزیز شیخ مبارک احمد صاحب کی تار سے حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی وفات کی اطلاع ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خان صاحب موصوف گو صحابی نہیں تھے۔ مگر خوبیوں کے مالک اور اعلیٰ درجہ کے مخلصین میں سے تھے اور تنظیم کا غیر معمولی مادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ وہ قادیان آنے سے قبل فیروزپور اور راولپنڈی کی جماعتوں میں بہت کامیاب امیر جماعت رہے۔ پنشن پانے کے معاً بعد انہوں نے اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دیا اور پھر آخر تک یعنی جب بیماری سے بالکل مجبور ہو گئے سلسلہ کی مخلصانہ خدمت میں مصروف رہے۔ شروع میں خان صاحب نے لندن میں اسلام اور احمدیت کے کامیاب مبلغ کی حیثیت میں کام کیا اور اس کے بعد واپسی پر مرکز سلسلہ میں ایک کامیاب ناظر رہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وفات سے چند روز قبل بھی جب کہ ان کی عمر پچاسی سال سے تجاوز کر گئی تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ خدا مجھے صحت دے تو پھر خدمت سلسلہ کی سعادت پاؤں۔ خان صاحب مرحوم نماز روزہ کے بہت پابند اور دعاؤں اور حفظ قرآن وغیرہ میں خاص شغف رکھتے تھے۔ ایسے بزرگ جماعت کے لئے بہت بابرکت وجود ہوتے ہیں۔ اسی لئے نماز جنازہ میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اللّٰھم لا تحرمنا اجرہ۔

خان صاحب کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر بدر الدین صاحب حال بورنیو بھی نہایت مخلص اور فدائی نوجوانوں میں سے ہیں۔ اسی طرح ان کے دوسرے صاحبزادے محبوب عالم صاحب خالد ایم اے اور شیخ مبارک احمد صاحب بی اے بھی سلسلہ کی مخلصانہ خدمت میں مصروف ہیں۔ خان صاحب کے ایک پوتے نصیر الدین صاحب پسر ڈاکٹر بدر الدین صاحب اس وقت افریقہ میں مبلغ ہیں۔ اور خان صاحب کے داماد شیخ خورشید احمد صاحب الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر ہیں۔ خدا تعالیٰ خان صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ خان صاحب کی اہلیہ حضرت بھائی چوہدری عبد الرحیم صاحب کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ حضرت بھائی صاحب سکھ سے مسلمان ہوئے تھے جس کے بعد وہ علم دین سیکھ کر نہ صرف ایک عالم دین بن گئے بلکہ صاحب کشف و الہام کے درجہ کو پہنچے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۳ جون ۵۹

چوہدری عبد اللہ خان صاحب وفات پا گئے

اِنّا للّٰہ وانا الیہ راجعون

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

مورخہ ۱۲ جون کو کراچی میں محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی وفات پا گئے۔ مورخہ ۱۴ جون کو الفضل کا جو ضمیمہ شائع ہوا۔ اس میں اس افسوسناک خبر پر مشتمل مضمون بالا عنوان سے حسب ذیل نوٹ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے شائع ہوا۔

کراچی سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے۔ آج بعد دوپہر چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی جو ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے وفات پا کر اپنے آسمانی آقا یعنی خدائے غفور و رحیم کے حضور پہنچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وکل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔ چوہدری صاحب کچھ عرصہ سے مرض کینسر میں مبتلا تھے۔ اور گو شروع میں ان کی بیماری کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ لیکن بالآخر بالعموم سب ڈاکٹروں کا اتفاق ہو گیا تھا کہ ان کی بیماری کینسر ہی تھی۔ اور چند ہفتے سے تو ڈاکٹروں نے ظاہری حالات کے ماتحت جواب ہی دے دیا تھا۔

بہرحال احمدیت کا یہ قابل فخر نوجوان ہمارے دل کو حزیں بنا کر ہم سے جدا ہو گیا ہے چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے بڑے بھائی تھے۔ اور اپنے اخلاص اور فدائیت اور زبانی اور انتظامی قابلیت میں اکثر دوں کے لئے ایک قابل رشک نمونہ تھے۔ ان کی کراچی کی خدمات خصوصیت سے بہت ممتاز ہیں۔ جہاں انہوں نے ایک نسبتاً کمزور جماعت کو پایا اور دیکھتے ہی دیکھتے خدا کے فضل اور نصرت سے اسے ہر جہت سے ایک ... بنا دیا جو اب اپنی تنظیم اور اخلاص اور مالی قربانی میں پیش پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور ان کی رفیقۂ حیات عزیزہ آمنہ بیگم سلمہا اللہ جو مرزا عبد الغفور احمد سلمہ کی رضاعی بہن ہیں) کا اور ان کی اولاد اور دیگر عزیزوں کا اور جماعت کراچی کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۳/۶/۵۹

ربوہ میں مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین

محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم نے کئی ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۱۲ جون ۱۹۵۹ء کو ۴½ بجے بعد دوپہر کراچی کے امریکن ہسپتال میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۵۷ سال تھی۔ وفات کے بعد جنازہ ہسپتال سے آپ کی کوٹھی واقعہ ہاؤسنگ سوسائٹی لایا گیا جہاں غسل اور تجہیز و تکفین کے بعد پونے چھ بجے شام کے قریب مولوی عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں جماعت کراچی کے احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں اسی روز ۷ بجے شام جنازہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی سے ربوہ روانہ ہوا۔ اور دوسرے روز یعنی ۱۴ جون کی شام کو ربوہ پہنچا۔ آپ کے افراد خاندان کے علاوہ جماعت احمدیہ کراچی اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے نمائندے بھی احتراماً جنازے کے ساتھ تھے ان میں سے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی تو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے ہوتے ہوئے شام سے قبل ہی ربوہ پہنچ گئے تھے۔ باقی کراچی کے دوست جنازہ کے ہمراہ بذریعہ ٹرین ربوہ آئے۔

ریلوے اسٹیشن ربوہ پر ربوہ کے دوستوں کے علاوہ بہت سی دیگر جماعتوں کے احباب بھی ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے۔ اسٹیشن سے جنازہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی کوٹھی لے جایا گیا۔ اور نماز مغرب کے بعد ساڑھے آٹھ بجے کے قریب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے مکان کے سامنے والے میدان میں نماز جنازہ ادا کی گئی جو خود حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی جس میں صدر انجمن کے ہزارہا احباب شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب موصوف نے جنازے کو دور تک کندھا بھی دیا۔ نیز جنازے کے ہمراہ مقبرہ بہشتی بھی تشریف لے گئے اور تدفین مکمل ہونے تک وہیں موجود رہے۔

محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم کی نمایاں خدمات کے پیش نظر آپ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ نعش کو لحد میں اتارنے میں حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے افراد کے علاوہ خود حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے بھی حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

قادیان میں آپ کی وفات کی خبر بڑے رنج اور افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ اور مورخہ ۱۹ جون کو بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ ادارہ بدر محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی وفات پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور دیگر افراد خاندان حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے تعزیتی ریزولیوشن (بقیہ صفحہ ...)

صدر انجمن احمدیہ قادیان سلسلہ کے اس سرمد جانباز مجاہدوں اور مخلص خادم کی وفات پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کو ایسے مخلص خدام ہمیشہ عطا کرتا رہے۔ اور مرحومین کے عزیزوں اور لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔

۲۔ اس ریزولیوشن کی نقول حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی انچارج صیغہ جات مرکز اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

محمد عبد اللہ ... قادیان

درخواست دعا

احباب جماعت سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ خاکسار اور چوہدری عبد الحق صاحب کے مشترکہ کاروبار میں برکت اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرمائیں۔ تاکہ سلسلہ کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں۔

خاکسار رحمت اللہ سیکرٹری مالی حلقہ دہلی گیٹ لاہور

از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت امام جماعت احمدیہ ہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی مصلح سے متعلق پیشگوئی کے مصداق ہیں

لاہوری اہل الرائے حضرات کی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

(۳)

اب میں اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے سب سے بڑے لڑکے محمود ایدہ الودود کو ۲۰ فروری ۸۶ء والی مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کا مصداق ٹھیرایا تھا۔

(۱) پہلا ثبوت یہ ہے کہ اس مذکورہ اعلان کی صحت کی تصدیق کرتے ہوئے آپ نے دوبارہ اصل حقیقت کا انکشاف فرماتے ہوئے حسب ذیل اعلان فرماکر بتا دیا تھا کہ محمود ہی اس پیشگوئی کا مصداق اور مصلح موعود ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"محمود جو میرا بڑا لڑکا ہے اسکی پیدائش کی نسبت سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارہ میں شائع کیا گیا تھا جو سالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۵ ۱۸۹۷ء)

آپ نے اس اطلاع میں اس لڑکے کا نام محمود منسوخ نہیں فرمایا بلکہ اسے قائم رکھا اور اس کی تائید و تصدیق کر کے اس کے متعلق بتا دیا کہ وہ سبز اشتہار کا مصداق ہے اور جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ سبز اشتہار کا مصداق قرار دینے کے معنی یہ ہیں کہ آپؑ نے اسے علاوہ دیگر اشتہارات کے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا بھی مصداق قرار دیا ہے۔

(۲) دوسرا ثبوت یہ ہے کہ مذکورہ ہر دو اطلاعات سے قبل آپ نے اپنی کتاب سراج منیر کی چھپائی میں محض اس وجہ سے توقف کر دیا تھا کہ پسر خاص کے متعلق پوری حقیقت کھلنے کے بعد اس میں اطلاع دی جائے۔ چنانچہ اس بارہ میں آپؑ نے خود سبز اشتہار میں تحریر فرمایا تھا کہ

"اس خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے تب اس کا مفصل و مبسوط حال لکھا جائے۔"

(سبز اشتہار ص۲)

اس کے بعد سراج منیر مئی ۱۸۹۷ء میں چھاپی گئی اور اس میں آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ پسر خاص کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ پوری ہو چکی ہے۔ وہ لڑکا پیدا ہو چکا ہے۔ اور اس کا نام محمود ہے۔ چنانچہ آپ نے لکھا کہ

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔"

(سراج منیر ص۳۲)

پس سراج منیر میں آپؑ نے محمود کے پیدا ہونے کا ذکر کر کے اسے مصلح موعود اور ۲۰ فروری ۸۶ء کا مصداق ٹھیرا دیا۔

مصلح موعود کے لئے نو سالہ الہامی میعاد مقرر تھی۔ محمود کی پیدائش اس میعاد کے اندر ہوئی تھی۔ اور آپؑ نے اسی کو اس کا مصداق بتایا ہے۔ ورنہ محمود کے لئے مصلح موعود والی میعاد سے الگ کوئی میعاد مقرر نہ تھی۔ اگر تھی تو اس کا کوئی ثبوت دیا جائے۔ پس محمود کی پیدائش کو مصلح موعود والی مقررہ میعاد کے اندر قرار دینا اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ اسے مصلح موعود اور ۲۰ فروری ۸۶ء والے اس سے متعلق وعدہ کا مصداق قرار دے رہے ہیں۔

(۳) تیسرا ثبوت یہ ہے کہ سبز اشتہار میں آپؑ نے ایک بات یہ تحریر فرمائی تھی کہ بشیر ثانی یعنی مصلح کے حق میں پیشگوئی بشیر اول کے ذکر کے بعد ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے کہ

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔"

اس کی تشریح میں سبز اشتہار میں تحریر فرمایا تھا کہ وہ بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا بلکہ لکھا تھا کہ وہ اب جلد پیدا ہوگا اور ان ہر دو بچوں کی پیدائش میں ترتیب کو ضروری قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ

"الہامی عبارت کی ترتیب بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد پہلے ظلمت آئے گی اور پھر رعد اور برق۔ اسی ترتیب کی رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا یعنی پہلے ... بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے۔"

(سبز اشتہار)

پس اس سے ظاہر ہے کہ بشیر اول کے بعد مصلح موعود کا نمبر دوم بتایا تھا اسی وجہ سے اس کا نام بشیر ثانی رکھا گیا تھا اور آپؑ نے تحریر فرمایا تھا کہ بشیر اول کی موت کا دکھ سہنے والوں کے لئے مصلح موعود کی پیدائش کی خوشی دیکھنی بھی مقدر ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں آپ نے تحریر فرمایا:

"سو اے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا ہے حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔"

(سبز اشتہار)

اسکی پیدائش کے بعد آپؑ نے اس بارہ میں یہی سراج منیر میں اطلاع دیتے ہوئے یہ لکھا کہ

"یاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا۔"

(سراج منیر حاشیہ ص۳۴)

سبز اشتہار میں بلا توقف پیدائش ہونے کا تعلق فضل نامی لڑکے سے بتایا تھا۔ اور فضل کا ذکر اس سے قبل ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں تھا جب آپ نے فرمایا کہ بلا توقف پیدا ہونے کا جس لڑکے کے متعلق وعدہ تھا وہ پیدا ہو چکا ہے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ مصلح موعود یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق پیدا ہو گیا ہے۔ چوتھی صدی یا کسی بعد والے زمانہ والا فرضی لڑکا تو اس ترتیب کے ماتحت ہونے والا قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ بشیر اول اور اسکے درمیان اس وقت تک درجنوں لڑکے پیدا ہو چکے ہوں گے۔

(۴) چوتھا ثبوت یہ ہے کہ سبز اشتہار میں مصلح موعود کے متعلق آپ نے لکھا تھا کہ اس کا نام محمود مجھے مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا کشف میں دکھایا گیا ہے اس کے پورا ہونے کے بعد آپؑ نے اسی حوالہ کے ذکر کے ساتھ تحریر فرمایا کہ یہ بات پوری ہو چکی ہے۔ جیسا کہ لکھا۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھپایا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔"

(تریاق القلوب ص۴۰ ۱۸۹۹ء)

اس جگہ بھی اسے سبز اشتہار کا مصداق قرار دینے کے یہی معنے ہیں کہ وہ لڑکا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کا مصداق ہے۔

(۵) پانچواں ثبوت یہ ہے کہ تتمہ دہم جولائی کے حوالے سے آپ نے سبز اشتہار میں اعلان کیا تھا کہ

"ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔"

اس حوالہ کا ذکر کر کے آپ نے اس کے پورا ہونے کا پھر ایک دفعہ اعلان فرمایا اور لکھا کہ

"محمود جو میرا بڑا لڑکا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارہ میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے قبل ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا ...... پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل طور پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں روز شنبہ محمود پیدا ہوا۔"

(تریاق القلوب ص۴۲ ۱۸۹۹ء)

چونکہ محمود کو آپؑ نے دوسرا بشیر قرار دیا تھا۔ اور پھر اس دوسرے بشیر کو مصلح موعود بتایا تھا اسلئے اس دوسرے بشیر یعنی محمود کی پیدائش کو گویا آپؑ نے اس مذکورہ حوالہ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق قرار دیا ہے۔

جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے اجتماعی دعا اور صدقہ

حضور کی صحت کے متعلق اجتماعی دعا کی گئی۔ اور دو بکرے صدقہ کے طور پر دیئے گئے اور مبلغ پچاس روپے مرکز میں بطور صدقہ بھجوائے گئے۔ اب پانچوں نمازوں میں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں باقاعدہ جاری ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق تازہ اطلاعات جماعت کو سنائی جاتی ہیں روزوں اور نماز تہجد کے لئے بھی تحریک کی گئی۔

خاکسار رفیق احمد مبلغ سلسلہ عالیہ یادگیر

سونگھڑہ میں ساتویں آل اڑیسہ کانفرنس کا انعقاد

بقیہ صفحہ اول

اصلاح خوانی کے بعد مکرم ماسٹر طاہر الدین صاحب بی اے نے مذہب کی حقیقت پر تقریر بزبان اڑیسہ فرمائی۔ جس میں مذہب کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی۔ حکومتاً ہندو حاضرین کے لئے دلچسپ و عجیب ثابت ہوئی۔

سیرت نبوی

آپ کی تقریر کے بعد مولینا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ نے سیرت رسول پاک پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضور کا ذکر خیر آپ کی آمد سے قبل بائیبل میں حضرت موسیٰ کی زبان مبارک سے بیان ہو چکا تھا۔ اسی طرح زرتشت نے آپ کا ذکر کیا۔ سب سے بڑھ کر اہل ہنود کی کتابوں میں بھی آنحضرت صلعم کی آمد کی خبر بڑے واضح الفاظ میں موجود ہے۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ شری بیاس جی مہاراج نے بھگشوا پران میں ایک رشی کی آمد کی خبران الفاظ میں دی ہے کہ اجنبی ملک میں ایک رشی ظاہر ہوگا جس کا نام محامد (محمد) ہوگا۔ اور پیشگوئی میں اسکی جماعت اور صحابہ کی علامات کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ

"اس کے ماننے والے مختون ہوں گے۔ سر پر چٹیا نہیں رکھیں گے داڑھی رکھیں گے۔ اونچی آواز سے اذان دیں گے اور حلال چیزیں کھانے والے ہوں گے"۔

پھر اتھروید میں آنحضرتؐ کی آمد کا ذکر ان الفاظ میں ہے کہ

"ایک رشی دنیا میں آئے گا جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے گی"۔

اور علامات میں لکھا ہے کہ:—

"وہ رشی سانڈنی (اونٹ) پر سواری کرے گا۔ ایک سو نو پاس کے تین"۔ "تو صحابہ اُس کی مدد کریں گے تا کسی طرح عشرہ مبشرہ کی ایک جماعت ملے گی۔ اور ایک اہم موقع پر دس ہزار کا لشکر (صحابہ) اس کے ساتھ ہوں گے"۔

آپ نے تفصیل سے بتایا کہ یہ اتھروید کی پیشگوئی آنحضرت صلعم پر چسپاں ہوتی ہے۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ شری بیاس جی اور اتھروید کی پیشگوئی کے مطابق یہ نبی سرزمین مکہ میں ظاہر ہوا جس نے عربوں کی کایا پلٹ دی۔ اور جس کے ماننے والے دنیا کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں۔

شری کرشن جی مہاراج کی آمد ثانی

آپ کی تقریر کے بعد مولوی سید غلام صدیق صاحب بہاری مبلغ نے حضرت شری کرشن جی مہاراج کی آمد ثانی کے موضوع پر تقریر کی۔ ہندو مہمان زیادہ تر آپ کے مخاطب تھے۔ حوالجات اور نشانات سے بتایا کہ یہی وقت آپ کی آمد کا ہے اور معتقد یان میں آگیا۔ آپ کی تقریر کے بعد صدارتی تقریر ہوئی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس

زیر صدارت مولینا بشیر احمد صاحب فاضل بوقت ساڑھے سات بجے شام تیسرا اجلاس شروع ہوا۔

جماعت کی تنظیم

تلاوت قرآن اور نظم خوانی کے بعد مولوی سید محمد موسیٰ صاحب بہاری مبلغ سونگھڑہ مائنز نے جماعت کی تنظیم کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ آپس میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنا چاہیئے اور بد ظنی سے پرہیز کرنی ضروری ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے قرون اولیٰ کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

صدارتی تقریر

صدر مولینا بشیر احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں عبادات کے ذکر میں نمازِ باجماعت، نوافل، ذکر الٰہی اور تہجد میں متحد ہو کر زندگی بسر کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعود اور آپ کے صحابہ کے متعدد واقعات پیش کرکے بتایا کہ ان بزرگوں نے اسی راستہ پر چل کر روحانی ترقی حاصل کی۔ اور آج ہم بھی اسی مسلک پر گامزن ہو کر گوہر مراد کو پا سکتے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں مستورات کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلائی کہ خود اس پر عامل ہوں اور اپنی نسل کو احمدیت پر چلانے کی کوشش کریں ورنہ قیامت کے دن ان سے اس بارہ میں سوال ہوگا کہ انہوں نے اپنی اولاد کی کیوں دیکھ بھال نہ کی۔

الغرض پہلے دن کا تیسرا اجلاس خیر وخوبی کے ساتھ رات کے ۹ بجے بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کانفرنس کا دوسرا دن

۲۵ مئی ۱۹۵۹ء سوموار

پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت مولینا بشیر احمد صاحب فاضل بوقت ساڑھے سات بجے شروع ہوا تلاوت قرآن کریم اور

مقام محمد

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد "مقام محمدؐ" کے موضوع پر جناب مولوی سید محمد حسن صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی شان کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتب سے بعض حوالجات پیش کرکے "مقام محمدؐ" کو واضح کیا۔

تبلیغ اور اُسکی اہمیت

بعد ازاں مکرم مولوی عبد الرشید صاحب نے تبلیغ اور اس کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ متعدد حوالجات سے ثابت کیا کہ اس زمانہ میں احمدی ہی تبلیغ کے فرائض کو احسن طریق سے ادا کر رہے ہیں۔

دیگر تقاریر

اس کے بعد مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال نے "مقصد احمدیت" پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم سید انوار الحق صاحب نے "میں کس طرح احمدی ہوا" پر ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ اور سامعین کو محظوظ کیا۔

آخر میں مکرم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ آنحضرت صلعم کا اہم مقام ایسا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا ہے

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال

رسول کریم پر ہر کمال ختم ہوا۔ اور آپ کامل و افضل النبی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ خاتم کا لفظ جب جمع کی طرف مضاف ہو جیسا کہ خاتم النبیین، خاتم الاولیاء وغیرہ تو اس کے معنی افضل کے سوا اور کچھ نہیں ہوتے۔ مکرم انوار الحق صاحب کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آپکے بیان کردہ واقعات واقعی بہت ایمان افروز ہیں۔ اور آپ کے احمدیت میں داخل ہونے پر غیر احمدی علماء نے جو مظاہرے کئے ایسے اس قسم کے مظاہرے تقریباً ہر جگہ ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں ایک نہایت ہی دلچسپ واقعہ ایک دوست کے قادیان جانے اور حضرت صاحب کو دیکھ کر ایمان لانے اور پھر کئی مخالفتوں کا ذکر کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا اور صدقہ

اسی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفا کاملہ اور درازی عمر کے واسطے اجتماعی دعا ہوئی اور اس کے بعد ایک بکرا قربانی دیا گیا۔ اس کے بعد دعا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم ماسٹر طاہر الدین صاحب بی۔ اے بوقت ساڑھے تین بجے شروع ہوا۔

نظام

بعد تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی مکرم جناب مولوی سید عبد السلام صاحب بی۔ اے نے "نظام" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نظام کے ماتحت کام کرنے کے نتیجہ میں دور دور تک پھیلا۔ اور اب بھی اس زمانہ میں اسلامی نظام قائم ہے۔ اس کا دامن پکڑ کر انسان ترقی کر سکتا ہے۔ آپ نے تاریخی واقعات پیش کرکے بتایا کہ نظام اور اس کے ماتحت کام کرنے میں ہی برکت ہے اور کامیابی بھی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

اس کے بعد مولینا بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر مدلل اور مبسوط تقریر فرمائی جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی ابتدائی حالت اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا تذکرہ اور پھر ان مخالفتوں کا ذکر کیا جو مخالفین نے آپ کی کیں ان مخالف حالات کے باوجود حضور اور حضور کی جماعت نے ترقی کی۔ حضور کی پیشگوئیوں میں سے لیکھرام والی پیشگوئی، المصلح الموعود کی پیشگوئی اور جماعت کی آئندہ ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کو وضاحت سے بیان فرمایا۔ اور فرمایا کہ بفضلہ تعالیٰ اس وقت جماعت زمین کے کناروں تک المصلح الموعود کے ذریعہ پھیل رہی ہے۔ اور وقت آئے گا کہ احمدیت ہی احمدیت دنیا میں ہوگی اور نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔

قطعہ آسمان است ایں بحالت تو بیا

آپ کے بعد صدارتی تقریر ہوئی۔ مکرم صدر صاحب نے قرآن کریم اور بائیبل کا مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا کہ اسلام کی تعلیم ہی مکمل اور قابل عمل ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس اور نماز مغرب

تیسرا اجلاس بعد نماز مغرب بوقت ساڑھے سات بجے شروع ہوا۔ مکرم مولینا بشیر احمد صاحب نے صدارت کی۔ اور بعض ریزولیوشن پاس ہوئے۔ اور فیصلہ ہوا کہ:—

آئندہ سال کانفرنس کندرہ پاڑہ میں منعقد ہو۔

بالآخر نظارت دعوت وتبلیغ قادیان اور مکرم مولینا بشیر احمد صاحب مجلس عاملہ حاضرین جلسہ و مقامی جماعت اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور اجتماعی دعا پر کانفرنس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ولادت

مورخہ ۵ ارجون اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا احباب جماعت سے عزیز نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

فتح محمد نانبائی درویش قادیان

پیغامات

ساتویں آل انڈیا احمدیہ کانفرنس کے موقعہ پر بیرونجات سے جو پیغامات موصول ہوئے اُن میں سے بعض حسب ذیل ہیں:۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ کا پیغام

احباب کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالےٰ آپ کی کانفرنس کو اپنے خاص فضل وکرم سے غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے۔

آپ جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ تمام دنیا کو اللہ تعالےٰ کی توحید کا پیغام پہنچایا جائے۔ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا یہ ارادہ ہے اور یہ اُس کا آسمانی فیصلہ ہے کہ دنیا اس کے توحید کے پیغام کو ایک نہ ایک دن ضرور قبول کرے۔ خدا تعالےٰ پیاسی دنیا کو اس پیغام کو قبول کرنے کے لئے تیار کر رہا ہے جب تک دنیا میں خدا تعالےٰ کی محبت قائم نہ ہو اور وہ اس کے آستانہ پر جھک نہ جائے اور اس کے عشق میں سرشار نہ ہو ہم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اس اقرار پر کی ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

ہندوستان کی جماعتیں گو چھوٹی اور تعداد و وسائل کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ لیکن ان کے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ازلی ارادہ ان کی تائید اور نصرت پر ہے۔ وہ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ جب اُس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ سچائی دنیا میں پھیلے تو کوئی طاقت اس ارادہ کے نفاذ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ ہمیں تو اللہ تعالےٰ نے ثواب دینے کی خاطر اپنا پیغام پہنچانے کے لئے کھڑا کر رکھا ہے۔ اس لئے گو ہم کتنے کمزور ہوں ہمارے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ خدا تعالےٰ کمزوروں کے ذریعہ اپنی قدرت نمائی کر کے دنیا کو ایک معجزہ دکھانا چاہتا ہے۔ ہمارا فرض صرف یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے ایسی تدابیر سوچیں جن سے یہ پیغام ساری دنیا میں پہنچ جائے کہ خدا ایک ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں وہ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہی ہمارا خالق و رازق ہے۔ مرنے کے بعد ہم اُس کے سامنے جوابدہی کے لئے پیش ہوں گے۔ اور وہ ہم سے ہماری نیت اور عمل کے مطابق سلوک کرے گا ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ۔ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کے لئے کافی ہوتا ہے۔ وہ اُس کے کاموں میں برکت ڈالتا ہے۔ اور اس کی تائید اور نصرت کے لئے غیر معمولی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔

برادران! ہندوستان ایک وسیع ملک ہے اور آپ لوگوں کے سامنے مختلف اقوام میں توحید کا پیغام پہنچانے کے لئے وسیع میدان موجود ہے۔ اپنی کمزوریوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت پر بھروسہ کر کے آپ اس کانفرنس میں ایسی تدابیر سوچیں جن سے آپ کے ملک میں اسلام کی تبلیغ کا راستہ وسیع سے وسیع تر ہو سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یحیی الدین ویقیم الشریعۃ مسیح موعود دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اس وعدہ الٰہی پر یقین رکھتے ہوئے اور ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے محبت، ہمدردی، اخلاق حسنہ اور اپنے نیک نمونہ سے خدا تعالےٰ کا پیغام اپنے ملکی بھائیوں کو پہنچانے میں کوئی دریغ نہ کریں۔ خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو۔ سچائی وہ خزانہ ہے جس سے حصہ پانا ہر فرد و بشر کا حق ہے جسے خدا تعالےٰ نے خالص اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کے کاموں اور تدابیر میں برکت ڈالے

دستخط (مرزا) عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

پیغام منجانب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

ربوہ ۱۰/۵/۵۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرمی ومحترمی مولوی فضل الرحمٰن صاحب پراونشل امیر انجمن احمدیہ اڑیسہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط موصول ہوا۔ اللہ تعالےٰ مجوزہ کانفرنس موضع سونگھڑہ کو اپنے فضل وکرم سے کامیاب کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ یہ ایک خاص زمانہ ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

پس ؎

بکوشید اے جوانان تابدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں معروف رہیں اور اپنا نمونہ اسلام اور احمدیت کے مطابق بنائیں اسی میں کامیابی کا راز ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ فقط والسلام (خاکسار مرزا بشیر احمد)

بجٹ لازمی چندہ جات اور مجالس خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر جماعت کا قائد مجلس خدام الاحمدیہ وہاں کی مقامی مجلس کا رُکن مقرر کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مقامی قائد اپنی مجلس کے ذریعہ جماعتوں میں چستی پیدا کریں ان کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائیں۔ تربیتی تعلیمی اور تبلیغی امور میں متعلقہ عہدیداران سے تعاون کر کے اپنی مقامی جماعت کو نمونہ کی جماعت بنانے کی کوشش کریں۔ اور لازمی چندہ جات مثلاً چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ کی سو فیصدی وصولی کی طرف توجہ کریں۔ اگر قائدین اس طرف پوری توجہ کریں گے تو وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی اور حضور کی دعاؤں میں حصہ لینے والے ہوں گے۔ اس لئے جملہ قائدین سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مقامی جماعت کے چندہ جات کا اسی رنگ میں جائزہ لیتے رہیں کہ کسی فرد کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی جدوجہد کارگذاری کی اطلاع دفتر ہذا کو باقاعدگی سے ساتھ دیتے رہیں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

لازمی چندہ جات

موجودہ مالی سال کے دو ماہ گذر چکے ہیں۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے بجٹ کے مطابق چندہ جات کی رقوم وصول ہو کر نہیں پہنچ رہیں۔ اور کمی آمد کے باعث سلسلہ کے ضروری اخراجات میں دقت پیدا ہو رہی ہے۔ لہٰذا بقایا دار افراد اور جماعتوں کو چاہیئے کہ اپنی گذشتہ کوتاہی کے ازالہ کی طرف فوری طور پر توجہ دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں۔ کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے گنہگار نہ ہو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقع کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کرو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں۔ کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس جو اس میں حصہ لے گا اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا اور پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہوگا۔

...... جو شخص زیادہ حصہ لے سکتے ہیں انہیں میں کہتا ہوں کہ میری حد بندیوں کو نہ دیکھو۔ خدا تعالےٰ کے پاس غیر محدود ثواب ہے۔ اگر تم زیادہ قربانی کرو گے تو زیادہ ثواب کے مستحق ہو گے۔"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ وہ اپنی مالی ذمہ داریوں کا احساس کر کے سابقہ بقایا کی وصولی اور آئندہ کے لئے باقاعدگی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ جون ۱۹۵۹ء سے ختم ہے

- نمبر ۱۲۰۷ مکرمی محمد عمر بشیر صاحب سہگل کلکتہ (کلکتہ) ۲۸ر جون ۱۹۵۹ء
- نمبر ۱۲۳۷ ؍؍ سید وزارت حسین صاحب ادرین (بہار) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۲۴۳ ؍؍ ماسٹر غلام محمد صاحب شوپیاں (کشمیر) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۰۸۲ ؍؍ بابو عبدالرزاق صاحب گونڈہ (یو۔پی) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۶۸۴ ؍؍ شیخ محمد انعام الحق صاحب حیدرآباد (دکن) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۰۰۳ ؍؍ کمال الدین صاحب مدراس (مدراس) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۰۱۰ ؍؍ محمد رفیق صاحب ؍؍ (مدراس) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۶۴۲ ؍؍ قریشی مختار احمد صاحب لکھنؤ (یو۔پی) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۶۶۱ ؍؍ مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ کالیکٹ (کیرالہ) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۶۶۳ ؍؍ حشمت حسن خان صاحب پیلی بھیت (یو۔پی) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۲۷۷ ؍؍ ایس۔ اے صالح صاحب کٹک (اڑیسہ) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۶۸۵ ؍؍ محمد حنیف صاحب سہارنپور (یو۔پی) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۱۵۳ ؍؍ سی کے عبداللہ صاحب کوڈالی (مالابار) ؍؍ ؍؍ ؍؍
- نمبر ۱۸۴۹ ؍؍ سوامی شوروانند صاحب جالندھر (پنجاب) ؍؍ ؍؍ ؍؍

* نمبر ۱۶۱۸ مکرمی سید غلام ابراہیم صاحب کندرہ پاڑہ (اڑیسہ) ۲۸ر جون ۱۹۵۹ء نمبر ۱۴۱۴ مکرمی مستری محمد یوسف صاحب گھٹیالیاں (پنجاب) ۲۸ر جون ۱۹۵۹ء

خبریں

ٹریونیڈرم ۲۲ جون ۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو آج بعد دوپہر بذریعہ ہوائی جہاز کیرالہ کے صدر مقام ٹریونیڈرم پہنچ گئے ۔ آپ یہاں تین دن ٹھہر کر کیرالہ کی کمیونسٹ وزارت کے خلاف کانگرس مسلم لیگ ۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی اور رومن کیتھولک چرچ کی ڈائرکٹ ایکشن تحریک سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیں گے ۔

چنڈی گڑھ ۲۲ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۴ جون سے پنجاب بھر میں کھانڈ راشن کارڈوں پر دینے کا انتظام مکمل ہو جائے گا ۔ اس سلسلہ میں ایک جامع سکیم تیار کر لی گئی ہے اور اب مرکزی حکومت کی منظوری حاصل کرنا باقی ہے پنجاب کے وزیر خوراک پنڈت موہن لال اس سکیم کے نفاذ کے سلسلہ میں مطالبہ کریں گے کہ پنجاب میں کھانڈ کا مرکزی کوٹہ بیوپاریوں کی بجائے صوبائی حکومت کے حوالے کیا جائے اور وہ یہ کوٹہ اس طریقہ سے فروخت کرے گی جس طرح گذشتہ سردیوں میں بدیشی گندم کا آٹا فروخت ہوتا رہا ہے ۔ پتہ چلا ہے کہ حکومت تمام بڑے شہروں اور قصبوں میں کھانڈ اپنی ڈپوؤں سے فروخت کرنا چاہتی ہے جو بدیشی گندم کے آٹا کی فروخت کے لئے مقرر کئے گئے تھے بہرحال یہ تجربہ صرف لدھیانہ اور امرتسر میں شروع کیا گیا ہے ۔ مفصل سکیم منظور ہونے کے بعد تمام بڑے شہروں اور قصبوں میں اس سکیم پر عملدر آمد شروع ہو جائے گا

امرتسر ۲۲ جون ۔ امرتسر کے ڈپٹی کمشنر شری بلونت سنگھ نے آج بتایا کہ امرتسر شہر میں کھانڈ کے ایک سو ڈپو فوری طور پر کھولے جا رہے ہیں ۔ جب کہ دیہات میں بھی ۲½ سو ڈپو کھولے جائیں گے ۔ یہ کھانڈ راشن کارڈوں پر ڈپوؤں سے ملے گی ۔ اس کا نرخ ایک روپیہ سیر ہو گا ۔ جن لوگوں کے پاس پرانے راشن کارڈ نہ ہوں گے ۔ وہ نئے بنوا سکیں گے ۔ سر دست کھانڈ کی کنبہ وار سپردی جائے گی ۔ سارا انتظام شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن کے ساتھ طے پایا ہے وہ اپنے سٹینڈرڈ کھانڈ کی کھانڈ کا پچاس فی صدی ڈپوؤں کے ذریعہ تقسیم کیا کریں گے ۔ ڈپوؤں کے چالو ہو جانے کے امکان کے پیش نظر آج کھلی مارکیٹ میں کھانڈ کا بھاؤ ۴۹ روپیہ من ہو گیا ہے ۔ جبکہ پہلے یہ ۵۵ روپیہ من تھا ۔ پتہ چلا ہے کہ امرتسر میں کھانڈ کی روزانہ کھپت چار سو بوری ہے

امرتسر ۲۲ جون ۔ میونسپل کمیٹی کی میٹنگ میں پنجاب گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق امرتسر میونسپل حدود میں پتنگ بازی کو ممنوع قرار دیا گیا اور میونسپل کمیٹی نے پولیس کو اختیار دے دیا ہے کہ وہ میونسپل حدود میں پتنگ بازی کا چالان کر سکے ۔ پتنگ بازی کے جرم کی سزا بیس روپے تک جرمانہ رکھی گئی ہے ۔

نئی دہلی ۲۲ جون ۔ مشہور دوسرے لیڈر شری جے پرکاش نرائن نے ایک بیان میں کہا کہ کیرالہ میں اپوزیشن پارٹیوں کی تحریک کو فرقہ وارانہ یا اقتدار کے حصول کی دیگی تیشی کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ نے کہا کہ اس وقت کیرالہ کے موجودہ کرائسس کے حل کے تین ہی راستے ہیں ۔ (۱) حکومت اور عوام میں باعزت تصفیہ ہو جائے جس کا امکان بہت کم ہے (۲) کیرالہ وزارت عوام کے مطالبہ کے سامنے جھک جائے اور استعفا دیدے (۳) راشٹرپتی کیرالہ کا نظم و نسق خود سنبھال لیں ۔

امرتسر ۲۲ جون ۔ پنجاب نیوز سروس کے نمائندہ نے بھارت پاکستان سرحد پر برجیاں لگنے کے کام کا جائزہ لیا ہے ۔ اور جس رفتار سے برجیاں لگائی جا رہی ہیں اس کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ اضلاع امرتسر اور گورداسپور کی سرحدوں پر برجیاں لگانے کا کام غالباً اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا ۔ برجیاں لگانے کا کام بھارت پاکستان کی ایک مشترکہ سروے پارٹی کے ذمہ ہے ۔ اور پتھر کی بنی ہوئی لمبی برجیاں حد ۲ فرلانگ کے فاصلہ پر لگائی جا رہی ہیں ۔ اُن پر پاکستان کے علاقہ کی طرف پاکستان کا لفظ لکھا ہوا ہے ۔ بھارت کی طرف بھارت کا ۔ برجیاں لگانے کا سمجھوتہ بھارت پاکستان کی سرکاروں میں اعلیٰ سطح پر ہوا تھا ۔

جبلپور ۲۲ جون ۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل شام جبلپور میں ایک بھاری پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت وسیع پیمانہ پر صرف صنعتوں کے چالو کرنے سے ہی ترقی کر سکتا ہے ۔ اور تب ہی ہمارے غریبی اور بیکاری کے مسائل حل ہو سکتے ہیں ۔ اس کے سوا ہمارے لئے ترقی کرنے کا اور کوئی راستہ نہیں ۔ آپ نے اس خیال کو غلط قرار دیا کہ صنعتی ترقی سے ملک کی بیکاری میں اضافہ ہو گا ۔ اور کہا حقیقت یہ ہے کہ بیکاری صنعتی ترقی سے ہی دور ہو سکتی ہے ۔ اور اس کے لئے بھی بڑی صنعتیں چالو کرنی ہوں گی ۔ لیکن اگر کسی صنعت کا انتظام اچھا ہو تو اس کا نتیجہ عارضی بیکاری ہو سکتا ہے آپ نے ملک میں خوراک کی پیداوار بڑھانے پر بھی زور دیا ۔ اور کہا صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ ہم نے اناج کی پیداوار میں بھی خود کفیل ہونا ہے ۔ اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے زیادہ ضروری ہیں ۔ پنڈت نہرو نے دیش میں اناج کی پیداوار میں بھاری اضافہ پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا اس سال ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن اناج پیدا ہوا ہے جبکہ پچھلے سال صرف ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن اناج پیدا ہوا تھا ۔ اس طرح امسال ہماری خوراک کی پیداوار میں ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن کا اضافہ ہوا ہے ۔

مذہب اور سیاست

وزیر اعظم نے مذہب اور سیاست کو خلط ملط کرنے کی کڑی مذمت کی اور کہا کہ اگر مذہب کو سیاست میں داخل کیا گیا ۔ تو اس سے دیش تباہ ہو جائے گا ۔ آپ نے فرقہ پرستوں کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ۔ اور ہندو فرقہ پرستی ۔ مسلم فرقہ پرستی اور عیسائی فرقہ پرستوں کی نہایت کڑے الفاظ میں مذمت کی ۔ اور کہا کہ جب کبھی بھارت میں کسی جگہ فرقہ وارانہ گڑبڑ ہوتی ہے تو مجھے سخت غصہ آتا ہے ۔ اگر ہم نے اس تشدد کو شروع میں ہی دبانے کی کوشش نہ کی تو ہم آزادی جیسی نہایت بے بہا چیز کو بیٹھیں گے ۔ ہمیں سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ بھارت صدیوں سے اپنی مذہبی رواداری برداشت کے لئے مشہور ہے ۔ اگر فرقہ پرست طاقتوں کو نہ دبایا گیا تو ہماری اس پرانی روایت کو سخت دھکا لگے گا ۔ آپ نے مدھیہ بھارت کے حالیہ فسادات پر گہرے دکھ کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ نہایت حیران کن امر ہے کہ فرقہ وارانہ جذبات کے زیر اثر کچھ جنونیوں کی مورتیاں توڑ دیں جیسا کہ پچھلے دنوں ہوا ۔ یہ تو وحشی پن کی انتہا ہے ۔ اسی طرح ہندو اور مسلمانوں کے فرقہ وارانہ فسادات یا عیسائیوں یا کسی فرقہ کے خلاف حملوں کو روک سکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس وحشی پن کو سخت ہاتھوں سے دبا دیا جائے ۔ پنڈت نہرو نے جلسہ میں ۹۰ منٹ تک تقریر کی ۔

نئی دہلی ۲۲ جون ۔ واقف کار حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ شیخ عبداللہ کو عنقریب رہا کر دیا جائے گا تاکہ وہ دیش کی موجودہ سیاسی صورت حال کا جائزہ لے سکیں ۔ یہ فیصلہ اچاریہ ونوبا بھاوے اور ڈاکٹر کچلو کے ایماء پر کیا گیا ہے [illegible] اس ماہ کے شروع میں شیخ عبداللہ دہلی آئیں گے اور وزیر اعظم اور دیگر کانگرسی لیڈروں سے ملاقات کریں گے پتہ چلا ہے کہ شیخ عبداللہ اپنا آزاد کشمیر کا مطالبہ ترک کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ شری نہرو اور ان کے ساتھی آئین میں ترمیم کر دیں اور صوبوں کو ماسوائے امور خارجہ دفاع ۔ کرنسی اور غیر ملکی تجارت کے باقی تمام اختیارات دے دیئے جائیں ۔

قاہرہ ۲۲ جون ۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ امسال حج کے موقعہ پر ۶۲ ۴ حاجی وفات پا گئے ۔ یہ اموات ضعیف العمری خرابیٔ صحت اور لُو لگنے سے ہوئیں ۔ اس سے قبل سعودی عرب کی حکومت نے اعلان کیا تھا کہ امسال حج کے موقعہ پر کوئی وبائی مرض نہیں پھیلا ۔